SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, March 05, 1999.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty two minutes past ten in the morning with Mr. Presiding Officer (Ch. Muhammad Anwar Bhinder), in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یآ یہا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فا سعوا

ا لی ذکر اللہ و ذروا ا لبیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون

O فا ذا قضیت ا لصلوۃ فا نتشروا فی الارض وا بتغوا من

فضل اللہ و اذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون O

ترجمہ: مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد(یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کر دو ۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے رہو تا کہ نجات پاؤ۔

Mr. Presiding Officer: (Ch. Muhammad Anwar Bhinder) Question Hour

کے بعد میں---

میاں رضا ربانی : جناب چیئرمین صاحب! I reaally don't know کہ کیا کہوں - ان میں نہ کوئی decency ہے' نہ یہ اپنے الفاظ کا اور اپنی commitments کا پاس رکھتے ہیں ' نہ ہی ہاؤس کے تقدس کا ان کو کچھ خیال ہے' نہ ہی ان کو اس بات کا علم ہے کہ اگر on the floor of the House ایک وزیر کرتا ہے یا بات کرتا ہے تو اس بات کو یا اس commitment کو کس طرح پورا کیا جاتا ہے - جناب آپ کو یاد ہو گا کہ پرسوں جب پاکستان پیپلز پارٹی اور Opposition نے یہ بات کی کہ یہ جو advertisements سیف الرحمٰن چلا رہا ہے اگر یہ اسی طری چلتے رہے تو پھر سینیٹ کا کاروبار نہیں چل سکے گا۔ دو دن آپ نے دیکھا کہ جوصورت حال ہاؤس میں رہی ' ہاؤ س اپنا business نہیں کر سکا۔یہاں پر کہا گیا ہے کہ جی کل کا جو دن ہے' جو گزر چکا ہے' صرف اس دن advertisement آئے گا اور اس کے بعد ہم نے بات کر لی ہے کہ وہ نہیں آئے گا۔ لہذا اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کل ہم نے وہ بل بھی پاس کیا اور یہاں بڑا اچھا ماحول تھا - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جناب کہ آج پھر آپ اخبارات کے اندر یہ شائع ہوا ہے ' یہ "پاکستان" اخبار ہے آج کا' آج آپ پھر دیکھیں یہ پھر شائع ہوا ہے اور اگر یہی طریقہ کار اس حکومت کا رہا تو ہم بالکل واضح الفاظ میں یہ کہتے ہیں کہ یہ ہاؤس پھر نہیں چل سکے گا - نہ question hour ہوگا اور نہ ہی اور کوئی بزنس ہوگا - اگر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اس طرح دھوکہ دے کر اپنے بل پاس کروائیں گے تو یہ بالکل نہیں ہوگا - یہ بات بالکل واضح ہے - اورآج بھی اگر یہ صورتحال ہے تو یہ question hour وغیرہ نہیں ہوگا - یہاں پر سارے سینیٹر بیٹھے ہوئے ہیں وہ سارے اس مسئلے پر بولیں گے - جناب وزیر آتا ہے اورسٹیٹمنٹ دیتا ہے جھوٹ ہاؤس کے اندر آکر بولتا ہے - یہ حکومت ہے یا کیا ہے ؟ اور اس ہاؤس کو انہوں نے کیا سمجھا ہوا ہے ؟ یہ کوئی راجواڑہ ہے کہ جو مرضی آئی وہی بات کردی - یہ کسی وڈیرے کی جاگیر ہے - کہ جو بات آپ نے کرنی ہے آکر کر دی اور پھر اس کا آپ کوئی پاس نہیں رکھیں گے - یہ ہم بالکل واضح الفاظ میں کہنا چاہتے ہیں کہ یا تو آپ commitment نہ کریں ہم نے آپ سے کوئی commitment نہیں مانگی تھی - کل یہ اپنا بل پاس کروانا چاہتے تھے اور ان کے پاس کورم نہیں تھا لیکن ہم نے پھر بھی کہا کہ اچھا ماحول پیدا کیا جائے - آج بھی آپ دیکھ لیں کونسا کورم ہے۔ اگر ابھی ہم ہاؤس سے نکل جائیں تو

آپ کا سارا بزنس ٹھپ ہو جائے گا - sir, there will be no Question Hour, all Senators want to speak on this issue.

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - منسٹر پارلیمانی امور -

میاں محمد یٰسین خان وٹو - جناب والا ، میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ماحول کو بہرصورت اچھا رکھنا ماحول کو خراب کرنے سے کہیں بہتر بات ہے - اس وقت لاء منسٹر صاحب نہیں ہیں میں ان سے رابطہ کرکے پوچھتا ہوں کہ کیا مسئلہ ہے -

میاں رضا ربانی - لاء منسٹر سے کیا پوچھنا ہے لاء منسٹر تو جھوٹ بولتا ہے - فلور آف دی ہاؤس پر آ کر اس نے جھوٹ بولا ہے - غلط بیانی سے اس نے کام لیا ہے -

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - رضا ربانی صاحب ، بات تو سن لیں - بات تو سن لیں - آپ کو سب سے زیادہ صبر سے سنا تھا - تشریف رکھیئے -

(مداخلت)

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - بات سن لیں ، بات سن لیں -

میاں محمد یٰسین خان وٹو - میں عرض کرتا ہوں کہ Question Hour شروع کریں - میں لاء منسٹر صاحب سے رابطہ کرکے پوچھتا ہوں -

(مداخلت)

میاں رضا ربانی - جناب لاء منسٹر سے کیا پوچھتے ہیں - لاء منسٹر کو کیا پتہ ہے - لاء منسٹر تو یہاں commitment دے کر گیا ہے - یہ commitment ہے لاء منسٹر کی ؟ یہ commitment ہے اس حکومت کی ؟

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - یہ بات تو ہو چکی - جواب تو سنیں ، رضا ربانی صاحب -

میاں محمد یٰسین خان وٹو - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے سیف الرحمان صاحب سے رابطہ کرکے یہاں بیان دیا تھا - اور ایک offer کی تھی اس طرف سے مطالبے کے طور پر نہیں تھا انہوں نے از خود آ کر سٹیٹمنٹ دی تھی اور یہ کہا تھا کہ ہم کل سے اس کو بند کر دیں گے اور میں یہ تعاون کا ہاتھ بڑھاتا ہوں جس پر میرے خیال میں اس وقت تقریر میں لیڈر آف دی

اپوزیشن نے کہا کہ بھئی ہم اس کو قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں ۔ کچھ اس قسم کا ذکر تھا ۔ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت کیا وجہ ہے ۔ لاءمنسٹر صاحب سے میں رابطہ کرتا ہوں میں آکر ایوان کو آگاہ کرتا ہوں وہ اگر یہاں ہیں تو میں ان کو درخواست کرتا ہوں کہ وہ خود یہاں آئیں اور ساری صورتحال سے ایوان کو مطلع کریں ۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Leader of the Opposition, Iqbal Haider Sahib please, Leader of the Opposition, order please, order please, Iqbal Haider Sahib, I have given the floor to the Leader of the Opposition. Yes please.

(interruption)

جناب اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین ، بڑے دکھ کی بات ہے جیسے آپ سے رضا ربانی صاحب نے کہا اور معاملہ یہ ہے دو روز کم از کم اس ہاؤس کی کارروائی اس وجہ سے نہ ہوسکی کیونکہ یہ اس قسم کے اشتہارات آتے رہے جیسا آج اشتہار شائع ہوا ہے ۔ پھر لاءمنسٹر صاحب آئے کیونکہ حکومت کو محسوس ہوا کہ کارروائی اس طرح نہیں چلے گی۔ انہوں نے یہاں آکر ازخود رضاکارانہ طور پر commitment کی

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ او ہو! order please لیڈر آف دی اپوزیشن بول رہے ہیں۔

جناب اعتزاز احسن۔ رضاکارانہ طور پرہمیں یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ انہوں نے رضاکارانہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے ۔حکومت نے کہا کہ اب یہ اشتہار نہیں شائع ہوں گے ۔صرف ایک اشتہار انہوں نے کہا کہ شائع ہوگا جو اس سے اگلے روز کا اشتہار تھا ،انہوں نے کہا کہ وہ شائع ہوگا اس کے بعد کوئی اشتہار شائع نہیں ہوگا ۔ انہوں نے یہ سمجھا اوراس خواہش کا اظہار کیا کہ اس جانب سے ہم بھی اس خیر سگالی کے جواب میں کہہ دیں کہ اب ہم گورنمنٹ کے خلاف کوئی بیان نہیں دیں گے ۔میں نے ان کو کہا کہ آپ حکومت کے خرچے پر عوام کے ، قوم کے خرچے پر اشتہار دیتے ہیں اور آپ وہ سلسلہ بند کر رہے ہیں ۔

میں اس کا اس طرح مثبت جواب دیتا ہوں اور اس کو accept کرتا ہوں کہ اپوزیشن بھی کسی سرکاری خرچے پر حکومت کے خلاف کوئی اشتہار نہیں دے گی۔ باقی میں نے عرض کیا کہ آپ کے وزراء آزاد ہیں ، بیانات دیں ۔بیان پر آپ کوئی روک تھام نہیں کر سکتے ۔اس حد تک

ہم آپ کی پیش کش کو منظور نہیں کرتے کیونکہ ہم کس طرح بیانات بند کر سکتے ہیں ۔ ہم اپوزیشن ہیں یہ تو کوئی بات نہیں کہ میں آپ کے خلاف اشتہار شائع کروں گا ، کل بھی شائع کروں گا اور کل کرنے کے بعد بند کر دوں گا ،سرکاری خرچے پر اشتہار ہے ، اور آپ میرے اتنے ممنون ہوں اس بات پر کہ اپنی زبانیں ہی بند کر لیں اور اپوزیشن کا کردار ختم کر دیں۔

ہم نے کہا کہ یہ ہمیں منظور نہیں ہے ۔ آپ سرکاری خرچے پر ہمارے خلاف اشتہار نہیں شائع کرتے ، ہم بھی آپ کے خلاف سرکاری خرچے پر کوئی اشتہار شائع نہیں کریں گے ۔ یہ deal ہوگئی تھی ۔یہ بات بالکل برقرار ہے اور ان کی طرف سے از خود اس ہاؤس کو یہ assurance تھی کہ کوئی اشتہار نہیں آئے گا۔

جناب چیئرمین ! کابینہ کی مشترکہ ذمہ داری کا ایک اصول ہے اور وہ ہے joint responsibility, کابینہ میں کوئی ایک وزیر یہ نہیں کہہ سکتا کہ جی میں فلاں سے پوچھ کر بتاتا ہوں ، اس کی اور پالیسی ہے ، آپ کی کوئی اور پالیسی ہے ، سیف الرحمٰن صاحب کی کوئی تیسری پالیسی ہے ۔ کیا یہ کابینہ اس طرح بٹ گئی ہے۔ میں تو پہلے دن سے کہہ رہا ہوں ، میں پہلے دن سے عرض کر رہا ہوں کہ یہاں وزیر داخلہ کا کام سیف الرحمٰن کر رہے ہیں ۔وزیر خارجہ کا کام وہ کر رہے ہیں ۔ چیف منسٹر پنجاب ،وزیر خزانہ کا کام کر رہے ہیں ، وزیر خارجہ ،یا وزیر اعظم کام ہی نہیں کر رہے ۔ یہ میں مانتا ہوں۔ وزیر پارلیمانی امور ، وزیر قانون کا سارا کام کر رہے ہیں ۔یہ حکومت منتشر ہے ۔ ان کو علم ہی نہیں ہے کہ ایک concept ہوتا ہے ، نظریہ ہوتا ہے ، بنیادی پارلیمانی نظام کا ایک بنیادی نظریہ ہے ۔ آپ سمجھتے ہیں ، آپ جانتے ہیں ، آپ سپیکر رہے ہیں ، آپ پرانے پارلیمنٹرین ہیں اور وہ ہے collective responsibility, مشترکہ ذمہ داری کابینہ کی ۔ہم یہ سننے کو تیار نہیں ہیں کہ پارلیمانی امور کے وزیر یہ کہیں کہ میں لاءمنسٹر سے پوچھتا ہوں ، لاءمنسٹر سے بات کرتا ہوں اور لاءمنسٹر سے پوچھ کر یہاں بیان دیتا ہوں ۔ لاءمنسٹر نے آپ کی موجودگی میں یہاں بیان دیا کہ اب اشتہار نہیں آئیں گے ۔ان کی یہ بھی زیادتی تھی کہ ایک دن کے اضافی اشتہار کا انہوں نے کہا۔

جس اخبار نے اشتہار شائع کیا ہے اسے اب آپ کے اپنے ایک صاحب نے لے لیا ہے ، وہ آپ کے اپنے ہیں ،انہوں نے وہ اخبار لے لیا ہے ، اس اخبار کو آپ نے نوازنے کے لئے اس سارے معاہدے کو ، اس سارے معاملے کو دو ڈھائی لاکھ میں ضائع کر دیا اور جو اس ہاؤس کے

سامنے assurance دی گئی اسے خراب کر دیا ہے ۔ آپ یہ تجارت اور کاروباری سلسلے کب بند کریں گے ۔شیخ سعدی نے کہا تھا جناب چیئرمین ! آج نہیں کہا چار پانچ سو سال پہلے کہا کہ

اگر شہنشاہ تجارت کرنا شروع کرے اور ذاتی تجارت، منفعت یا اس قسم کے کاروبار تو

ان کی زبان پر بڑے میٹھے بول آتے ہیں ۔اب ہم کچھ نہیں کریں گے ،اب ہم اشتہار نہیں شائع کریں گے ۔اب ہم پیسے کا ضیاع ، پبلک کے پیسے کا ضیاع اس طریقے سے آپ کے خلاف نہیں کریں گے۔ لیکن ان کے دل کے اندر جو شر ہے وہ ان کے فعل سے ، ان کے عمل سے نکلتا ہے اور پھر یہ اشتہار شائع کر دیتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ! جیسے رضا ربانی صاحب نے کہا ، آپ نے دیکھا ، چیئرمین صاحب نے دیکھا اور خود وزراء نے دیکھا کہ آپ نے ہمیں assurance دی کہ ہم اس کے بعد اشتہار نہیں شائع کریں گے ۔

اس کو ہم نے اس حد تک accept کیا کہ اس کو ہم بھی response اس طرح نہیں کریں گے، پھر ہم نے کہا کہ بے شک آپ کے وزرا ، میری تقریر پر ہمارے خلاف بیان دیں ۔ ہم اس پر کچھ نہیں کہتے ۔ ادھر سے بھی بیان اور زبان بندی نہیں ہو سکتی جو خالد انور صاحب چاہتے تھے ۔ یہ معاملہ طے ہو گیا تھا ۔ جناب چیئرمین صاحب ! جب یہ معاملہ طے ہو گیا ، اس کے بعد کل اور پرسوں آپ جانتے ہیں کہ کس طرح یہ ہاؤس چلا ہے۔ آپ کے بل پاس کئے۔ آپ کا بل پاس کیا۔ لانیکا صاحب کا بل پاس کیا ۔ XXXXXXXX

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ یہ فقرہ expunge کیا جاتا ہے ۔

Ch. Aitzaz Ahsan: Sir, all right. Yes, Sir, yes, sir, because it was not appropriate.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ XXXXX۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ نہیں جناب اس وقت I agree because that would make

بالکل آپ a totally unconstitutional. But it was not even pointed out. I concede it,

نے بجا فرمایا اور یہ آپ نے کہنہ مشق batsman کی طرح rising ball پر بہت خوبصورت

***(The words expunged by the order of Mr. Presiding Officer)*

چھکا لگایا۔ میں معترف ہوں چونکہ میں باؤلر ہوں اور آپ نے چھکا لگایا ہے لیکن میں یہ کہنے پر حق بجانب ہوں کم از کم اس وقت جب آپ گنتی کرتے کہ کورم ہماری دسترس میں تھا ، تو آج اس وقت بھی کورم آپ دیکھ رہے ہیں ۔ ہماری دسترس میں ہے ۔ اپوزیشن کی دسترس میں ہے ۔ آج اپوزیشن اس وقت چلی جائے تو آپ کے پاس کورم نہیں ہے۔ آپ کے اور وزیروں کے پاس کورم نہیں ہے۔ جس وقت خالد انور صاحب دھمکی دے رہے تھے اور انہوں نے ہمیں دھمکی دی اور کہا کہ یہ دیکھیں ، کیوں ایجنڈے پر نہیں چلتے ۔ جناب جنرل مجید ملک صاحب ! آپ ہر وقت خندہ پیشانی سے رہتے ہیں ۔ بہر حال اللہ کرے رہیں لیکن سنیئے ۔ اس وقت جب ہمیں دھمکی دے رہے تھے ، میں نے کہا جناب خالد انورصاحب آپ وزیر ہیں ۔ پہلے آپ اپنے پیچھے گنتی کر لیں ۔ یہ اگر ہاؤس چل رہا ہے تو ہماری وجہ سے چل رہا ہے اور دھمکی بھی ہمیں دے رہے ہیں ۔ خدا را ! یہ کس قسم کی آپ یہاں سیاست کرنا چاہتے ہیں اور کس طرح ہاؤس کو چلانا چاہتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ! وزیر قانون سے نہیں پوچھا جائے گا ، کوئی نہیں پوچھا جائے گا ۔ یہاں پارلیمانی امور کے وزیر بیٹھے ہیں ۔ یہ کہیں کہ آیا اس دن جو وزیر قانون کی طرف سے حکومت کا بیان تھا کیا اس کی یہ پاسداری کرتے ہیں ۔ یہ کہیں کہ اس اخبار کو یہ اشتہار کے پیسے نہیں دیئے جائیں گے۔ یہ کہیں کہ جس شخص نے ، جس سرکاری ملازم نے اس اخبار کو اشتہار جائز قرار دیا اور بھیجا ہے ، اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا ۔ سینٹ میں حکومت کی undertaking کی خلاف ورزی کرنے پر یہ فرمائیں۔ تب ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی یہ ہاؤس چلانا چاہتے ہیں ورنہ یہ breach of privilege ہے ۔راجہ محمد ظفر الحق صاحب کے لئے میں صرف دو منٹ میں repeat کر دوں ۔

جناب چیئرمین صاحب ! میں آپ کی وساطت سے عرض کرتا ہوں ، میں direct مخاطب نہیں ہونا چاہتا جناب ! ہماری گزارش یہ ہے کہ آج ایک اخبار میں اشتہار آیا ۔ اس روز خالد انور صاحب نے فرمایا تھا کہ اب اشتہار ایک دن کے بعد نہیں آئیں گے ۔ اس کے بعد انہوں نے یہ فرمایا تھا ۔ ہمیں کہا کہ آپ بھی بیان بازی بند کر دیں ۔ میں نے کہا کہ آپ کی پیشکش منظور اس حد تک ہے کہ ہم بھی اس طرح کے اشتہارات آپ کے خلاف شائع نہیں کریں گے لیکن آپ کے وزراء بھی ہمارے خلاف بیان دیتے رہے اور ہم بھی دیتے رہے ۔ زبان بندی نہیں ہو سکتی ۔ اشتہار بندی آپ نے خیر سگالی سے کہا ہے ۔ میں بھی اس کو اشتہار بندی تک بالکل منظور کرتا ہوں ۔ یہ معاملہ انہوں نے رضا کارانہ طور پر حکومت کی جانب سے کہا ۔ جناب چیئرمین ! اس کے بعد ہم نے ان کے بل

پاس کرائے ، ہم نے کورم کو موجود رکھا' جب کورم بھی نہیں تھا ۔ لالیکا صاحب نے میرے پاس آ کر کہا کہ بل پاس کرا دیں 'وزیر پارلیمانی امور نے فرمایا ۔ ہم نے تعاون کیا ۔ سب اخبارات گواہ ہیں ۔ ہم نے تعاون کیا ' خوشدلی سے تعاون کیا ۔ آج پھر ایک اخبار میں وہ اشتہار آ گیا ہے ' اور اخباروں میں بھی ہو گا اور وہ ان کا اپنا اخبار ہے ۔جس کو اشتہار دیا ہے ' دلوایا ہے ۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ اس اخبار کو اشتہار کے پیسے نہیں دیئے جائیں گے ۔ اگر دینے ہیں تو وزیر قانون اپنی جیب سے دیں گے یا کوئی وزیر اپنی جیب دے گا یا جن کے آپ نے بل پاس کرائے' وہ اپنی جیب سے دیں گے۔ لالیکا صاحب بھی آ گئے ہیں ۔ ان کے ساتھ بھی ہم نے تعاون کیا اور ہمیں یہ اس کا صلہ مل رہا ہے ۔ وہ افسر جو دینے والا ہے اس کے خلاف فوراً ایکشن لیا جائے گا اور یہ ہمیں اس کی assurance دیں اور اس ہاؤس کو inform کریں کہ یہ assurance جو violate ہوئی ہے اس سلسلے میں ہم نے یہ ایکشن لیا ہے ' ہم نے یہ بل withhold کیا ہے ۔ ہم نے یہ بل نہیں دینا ہے یا کوئی اپنی ذاتی جیب سے دینا چاہے تو دے ۔ سرکاری خزانے سے یہ بل نہیں دیا جا سکتا ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی جناب یٰسین خان وٹو۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب عرض یہ ہے کہ واقعی اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کابینہ کی responsibility ہوتی ہے۔ لیکن آپ کے سامنے ہے کہ جب کابینہ کا کوئی ممبر جس کا portfolio ہو اور وہ یہاں موجود نہ ہو تو ہمارے حزب اختلاف کے دوست کہتے ہیں کہ نہیں وہی وزیر آئے کیونکہ بنیادی ذمہ داری اور اطلاع اسی کی ہو گی۔ اس مسئلہ میں چونکہ ان کے ذاتی knowledge کا تعلق ہے ' انہوں نے خود یہاں تفصیل سے ہاؤس کے اندر ساری بات بتائی تھی اور اس کے بارے میں ان کے ذاتی knowledge کا تعلق ہے اور اگر وہ یہاں نہیں ہیں تو بھی میں نے عرض کیا کہ میں ان سے اطلاع لے کر یہاں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ ہم اس بات کا جواب دینے کو تیار نہیں۔ لیکن ماحول کل بھی اچھا تھا اور کورم کے بارے میں صورت یہ تھی کہ اگر یہ چلے جاتے تو کورم نہ ہوتا ان کی موجودگی میں کورم تھا' ان کا تعاون ہمیں کل حاصل رہا اس بات کے لئے ہم ان کے مشکور ہیں لیکن اس خاص واقع کے بارے میں جب لاءمنسٹر صاحب نے offer کی تھی تو میرا تاثر یہ ہے' بہرصورت اس میں غلطی ہو سکتی ہے' انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ ہم آپ کی یہ offer قبول نہیں کرتے اور معاملہ وہاں رہ گیا تھا' علاوہ

ازیں ماحول کی بہتری کی ایک اچھی offer ہوئی تھی چاہے انہوں نے کسی طریقہ سے پورے طور پر اس کو accept نہیں کیا - یہ میرا impression ہے ہو سکتا ہے شاید ریکارڈ میں یہ ہو کہ انہوں نے اسے accept کر لیا تھا اور اس کے بعد کل اچھے ماحول ، خوشگوار ماحول میں کارروائی ہوئی اور اس سے یہ تاثر آپ کے ذہن میں ہوگا کہ اس کے بعد ماحول بہتر رہا لیکن میرا impression یہ ہے کہ فوری طور پر تقریر میں آپ نے اس offer کو قبول نہیں فرمایا تھا۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ انتقامی طور پر کیا۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ نہیں نہیں انتقامی طور پر نہیں - انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ------

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نہیں رضا ربانی صاحب یہ بات غلط ہے یہ بول رہے ہیں اور آپ مداخلت کر رہے ہیں - With due deference, I will say, let him complete the statement. I will give you the floor but let him complete the statement first. Yes Mr. Watto

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب والا! عرض یہ ہے کہ چونکہ لاءمنسٹر صاحب نے اپنی ذاتی information کی بنیاد پر وہ ساری بات یہاں کی تھی اس لئے میں نے آپ سے یہ درخواست کی ہے ، فاضل ممبران سے بھی یہ درخواست کی ہے کہ آپ question hour کو شروع کرلیں میں جا کر ان سے رابطہ کرتا ہوں۔

Mian Raza Rabbani: Sir adjourn the House for 15 minutes, Law Minister should have been here, he is the member of this House.

چوہدری اعتزاز احسن۔ میں request کرتا ہوں کہ پندرہ منٹ کے لئے adjourn کر دیں۔میری درخواست ہے کہ یہ ان سے پوچھ لیں۔

Mr. Presiding Officer: The House is adjourned for 15 minutes.

(اس موقع پر ہاؤس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(The House re-assembled after a break of 15 minutes with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.)

جناب چیئرمین: پہلے میرے خیال میں وہ معاملہ نمٹالیں۔ ابھی مشاہد حسین صاحب اس پر statement دیں گے۔ جی جناب مشاہد حسین صاحب۔ Aitzaz Sahib, your attention isrequired

Mr. Mushahid Hussain Syed: I just want to make it very clear, Mr. Chairman, that no ad was released either by the Ehtesab Bureau or by the Advertisement Agency concerned for insertion in today's newspaper.

جو آج ایک اخبار میں اشتہار چھپا ہے وہ "پاکستان" اخبار میں چھپا ہے اور وہ انہوں نے خود شائع کیا تھا، کسی کی ایما پر نہیں تھا اور اس کی کوئی payment نہیں کی جائے گی۔

Chaudhry Aitzaz Ahsan: Sir, I am grateful to the Minister for this explanation/statement because this actually, I think, clears the mist that has been caused. ویسے میں verbatim بھی لے آیا تھا just to show that an agreement had been there, but we are not pressing this matter further on account of the ....

جناب چیئرمین: دوسرا یہ ہے جی کہ کل جس ماحول میں ہاؤس چلا ہے، اس سے تو یہی تھا، کم از کم by your conduct yesterday, I think it was apparent that there was some understanding. my impression was that there is some understanding and there should be. جی جناب عالی صاحب۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی: جناب یہ بہت اچھا ہوا، اس سے ساری بات کا perspective بدل گیا۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں مشاہد حسین صاحب سے آپ کی معرفت سے کہ پھر اخبار نے اخبار سے نہیں چھاپا ہے۔ میں یہ کام بڑی اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہ اخبار نے کسی اخبار سے اٹھا کر اس طرح کاپی نہیں چھاپی ہے کیونکہ یہ coloured ہے۔ ان کے پاس کہیں نہ کہیں سے خواہ unauthorised طور پر کاپی پہنچی ہے۔ جس کو ہم آرٹ کاپی کہتے ہیں وہ ان کے پاس پہنچی ہے۔ مشاہد صاحب اپنی منسٹری سے انکوائری کروائیں کہ یہ اگر unauthorised چھپا ہے جو کہ بہت سے اخبارات ماضی میں چھاپتے رہے ہیں، آج بھی چھاپ دیتے ہونگے، تو یہ کیسے leak out ہوئی۔

جناب چیئرمین : وہ انکوائری کریں گے اور اس کی payment بالکل نہیں ہوگی۔

Now we proceed to the Question Hour. Question No 111. Dr. Safdar Abbasi.

@111. ***.Dr.Safdar Ali Abbasi:** Will the Minister for Interior and Narcotcis. Control be pleased to state the names and qualifications of the persons appointed or sent on deputation in FIA since 19 February, 1997, indicating also be posts against which they were appointed/posted on deputation?

Chaudhry Shujaat Hussain: No regular appointment has been made in FIA since 19th February, 1997. A list of appointments made on contract basis for a period of two years is at Annex-I. A list of appointments made on deputation basis is at Annex-II.****

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب مجھے آج خوشی ہے کہ چوہدری صاحب آئے ہوئے ہیں، آپ کو یاد ہوگا کہ Question 111 defer ہوا تھا چوہدری صاحب کی غیرموجودگی کی وجہ سے۔ جناب یہ سوال بنیادی طور پر ایف آئی اے میں appointmentsکے بارے میں ہے ۔ جناب والا ! اس کا جو جواب آیا ہے، اس کی جو منسلکہ جات آئی ہیں، اس میں یہ صاف نظر آ رہا ہے کہ 30 appointmentsہوئی ہیں کنٹریکٹ پر۔ جس میں سے P.M. Secretariat کے 28 appointments orders پر ہوئی ہیں اور ڈپٹی ڈائریکٹر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوگ بھی تعینات کئے گئے ہیں جن کی تعلیم بی اے سیکنڈ ڈویژن یا اس قسم کی اہلیت ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں کہ جب تعیناتی پر ban لگا ہوا ہے تو یہ پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کے orders پر کس طرح 28 بندے ایف آئی اے میں بھرتی ہوئے ہیں؟

جناب چیئرمین : جی وزیر داخلہ صاحب۔

****(Annexures have been placed on the table of the House and Copies have also*

چوہدری شجاعت حسین : جناب چیئرمین! جس طرح کہ ban لگا ہوا ہے اور ban کی ہی وجہ سے کنٹریکٹ کے اوپر لوگوں کو دو دو سال کے لئے رکھا گیا ہے۔ یہ ban اس کے اوپر لاگو نہیں ہوتا۔ جہاں تک qualification کا تعلق ہے وہ جہاں پر basic qualification بی اے رکھی گئی تھی وہ پوری کی گئی تھی۔

جناب چیئرمین : جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر : جناب میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ کوئی ریگولر تعیناتی نہیں ہوئی۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ جتنے appointments ہوئے ہیں وہ illegal اور ----

جناب چیئرمین : اس کا مطلب ہے کہ کنٹریکٹ پر ہوئے ہیں۔ ریگولر نہیں ہوئے۔

سید اقبال حیدر : جناب ان کو جواب دینے دیں۔

جناب چیئرمین : نہیں لکھا ہوا ہے۔ اس لئے میں بتا رہا ہوں۔

سید اقبال حیدر : لیکن کیا یہ permanent اسامی کے اوپر آپ نے کنٹریکٹ پر دیئے ہیں اور کیا کنٹریکٹ پر appoint کرنا بذات خود لیبر قوانین کے مطابق غیر قانونی نہیں ہے ؟

جناب چیئرمین : جی منسٹر صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین : نہیں ہے جناب والا ! اقبال حیدر صاحب وکیل بھی ہیں اور contract basis کو جانتے بھی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ صرف اخباری بیانات کے ذریعے اس کو تشہیر کرانے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ کنٹریکٹ کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ جہاں پر ban لگا ہو تو کنٹریکٹ کے اوپر کسی آدمی کو دو سال کے لئے رکھا جا سکتا ہے تو اس ہی بنیاد کے اوپر رکھا گیا ہے۔

جناب چیئرمین : حاجی گل شیر صاحب۔

حاجی گل آفریدی : ہمارا نام یہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : حاجی گل آفریدی، آپ نام بھی ایسے رکھتے ہیں کہ ہمیں confuse

کرتے ہیں۔

حاجی گل آفریدی: بس جی ہمارے پہلے زمانے کے حساب سے ہے۔ اب نئے زمانے کے حساب سے رکھیں گے۔

جناب چیئرمین: یعنی آپ حاجی گل آفریدی ہیں اور وہ حاجی گل شیر ہیں تو آپ میں کیسے تفریق کی جائے کہ confusion نہ ہو۔

حاجی گل آفریدی: آپس میں ہم بہت دور ہیں۔ وہ خیبر ایجنسی کا ہے ہم کوہاٹ درہ آدم خیل کے ہیں لیکن اب زمانے کے حساب سے نئے نئے نام ہم انشاء اللہ رکھیں گے۔

جناب چیئرمین: وہ بھی آفریدی ہیں، آپ بھی آفریدی ہیں۔

حاجی گل آفریدی: آفریدی۔ ہماری آٹھ قومیں آفریدی ہیں۔ اس میں چار لاکھ آفریدی بن جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: چلیں جی۔

حاجی گل آفریدی: شکریہ میں وزیر داخلہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کے دو سال کے لئے کنٹریکٹ پر میں نے خود وزیراعظم صاحب کو اور چوہدری صاحب کو درخواست دی ہے اور اس کی تعلیم بھی ایم اے ہے۔ کیا ان کو یہ بھرتی کریں گے ایف آئی اے میں۔

جناب چیئرمین: جی چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! دوبارہ دیکھ لیتے ہیں، ان کے علاقے سے بھی ایک آدمی کو یو ڈی سی رکھا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر عبدالحئی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب والا! میرا وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے کہ جس طرح سے ایف آئی اے میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر آپ نے جو پسندیدہ افراد تھے، یا ان سے متعلق تھے ان کو رکھا ہے۔ عوام کے اندر یہ تاثر موجود ہے کہ اور محکموں میں سینکڑوں، ہزاروں کی تعداد میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر رکھنے کا اس طرح سے انہوں نے ایک راستہ نکالا ہے، اور باقی لوگوں کے

لئے دروازے بند کئے کہ ban ہے تو میں یہ ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کس طرح سے آپ اپنے service structure کو بہتر کر سکیں گے جب سفارش کی بنیاد پر، یا اثر و رسوخ کی بنیاد پر لوگ ایف آئی اے میں آئیں گے ۔ اس سے ایف آئی اے کا کردار اور رول کس طرح بہتر ہوگا۔ ان لوگوں کو کیوں نظر انداز کیا گیا ہے جو لاکھوں کی تعداد میں بے روزگار ہیں

Mr.Chairman: Minister for Interior.

چوہدری شجاعت حسین: جناب صرف سفارش کی بات نہیں ۔ انشاء اللہ ban ہٹ جائے گا تو اس کے بعد تمام لوگوں کو permanent basis پر بھرتی کیا جائے گا۔ جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے وہاں سے بھی ایک آدمی کو رکھا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب میرا supplementary سوال یہ ہے۔ جیسا کہ ہمارے ہردلعزیز وزیر داخلہ صاحب نے بتایا ہے کہ کچھ لوگ contract basis پر رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح اس دن شیخ رشید صاحب نے ایک supplementary کے جواب میں کہا کہ 2,46000 لوگوں کو ہم نے باہر بھیجا ۔ جب ہم باہر جاتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے کتنے پیسے لے کر لوگوں کو باہر بھیجا ہے۔ مہربانی کریں اگر contract basis پر آپ لوگوں کو رکھتے ہیں تو ہمیں بھی بتائیں۔ اگر ہم بھی ایک دو آدمی آپ کو دیں اور وہ آپ کی requirement پوری کرتے ہیں تو کیا آپ انہیں رکھنے کو تیار ہیں؟

Mr. Chairman: Minister for Interior.

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! ان میں بھی کچھ لوگ ممبران کی سفارشوں پر رکھے گئے تھے۔ ان کے آدمی بھی اگر qualification پہ پورا اترتے ہیں تو انہیں رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی جناب مصطفی کمال رضوی صاحب۔

جناب مصطفی کمال رضوی: شکریہ، جناب چیئرمین صاحب! آپ کی مہربانی کہ آپ

نے ہمیں موقع دیا۔ میں چوہدری صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ اگر آپ دیکھیں تو Urban Sindh سے FIA کے اندر ratio کے تحت ' میرا خیال ہے ' آپ کو 2% بھی لوگ نہیں ملیں گے ۔ کیا whenever they lift ban from these jobs تو اس چیز پر نظرثانی کریں گے کہ FIA کے اندر Urban Sindh سے بھی لوگوں کو لیا جائے گا اور کیا criteria ہو گا ' کیا وہ merit پر رکھیں گے یا ابھی بھی کوئی quota system رکھ کر Urban Sindh اور ان کی آواز اور ان کی representation کو دوبارہ دبایا جائے گا۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Minister for Interior.

چوہدری شجاعت حسین: جناب جب موقع آئے گا تو Urban Sindh کو بھی موقع on merit دیا جائے گا ۔

جناب مصطفٰی کمال رضوی: جناب کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ جب موقع آئے گا تو Urban Sindh کو بھی merit پر موقع دیا جائے گا۔ جی میجر مختار صاحب۔

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد خان: جناب میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں اگر وہ ذرا متوجہ ہوں ۔ he never seems to be interested in listening

جناب چیئرمین: نہیں منسٹر صاحب' آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد خان: اچھا جناب۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ contract پر لئے جاتے ہیں۔ ان کو لیتے تو اس لئے ہیں کہ ان کی ضرورت ہوتی ہے ۔ پھر ان کو چاہیے کہ qualified لوگ لیں۔ جناب یہ contract کوکیوں نہیں merit پر کرتے اور contract پر رکھنے کے لئے کیوں نہیں advertise کرتے؟ تا کہ contract پر جو لوگ ہوں وہ merit پر آئیں اور ان پر اعتراض بھی ختم ہو جائے کہ آپ اپنے پسند کے لوگوں کو رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! یہ ہو نہیں سکتا کیوں کہ contract basis پر جن لوگوں کو رکھا جاتا ہے ۔ انہیں ایک خاص مدت کے لئے رکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے

اپنے گھر چلے جائیں گے یا کسی اپنے محکمے میں واپس چلے جائیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد خان: جناب جو میں نے سوال پوچھا ہے وہ اور ہے۔؟

جناب چیئرمین: میجر صاحب کہتے ہیں کہ اگر contract پر بھی آپ advertise کریں تو آپ کے پاس بہترین لوگ آئیں گے اور آپ پر کوئی اعتراض نہیں آئے گا۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب یہ پوری گورنمنٹ کی پالیسی ہوتی ہے ۔ صرف FIA کی پالیسی نہیں ہوسکتی۔

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد خان: جی کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: کہتے ہیں کہ یہ پوری گورنمنٹ کی پالیسی ہوتی ہے ۔ صرف FIA کی پالیسی نہیں ہوسکتی۔جی مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر: جناب والا! ذرا ہاؤس کو آرڈر میں کر دیں۔ یہ مشاہد حسین صاحب آئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی مشاہد حسین صاحب you are very popular but I think, you are also disturbing the proceedings جی مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر: جناب یہ جو انہوں نے لسٹ دی ہے۔ اس میں انہوں نے ایک بات جو نہیں بتائی ، میرا اپنا یہ اندازہ ہے کہ contract employment کے لئے ، جو چھوٹے ملازم ہوتے ہیں Grade-16 سے نیچے کے، ان کو contract پہ نہیں رکھا جا سکتا۔ انہوں نے یہ بات بھی بیچ میں چھپائی ہوئی ہے۔ ہم جاننا چاہیں گے کہ اس میں کتنے گریڈ ۱۶ اور ۱۶ سے above کے ملازمین ہیں اور کتنے گریڈ ۱۶ سے کم گریڈ کے ہیں کیونکہ بغیر پبلک سروس کمیشن کے وہ آ نہیں سکتے۔ you cannot defeat the law indirectly, you cannot defeat it directly یہ تو ایک بڑی mala fide قسم کی بات ہے اور یہ لوگ جو ڈھنڈورا پیٹتے رہے ہیں اور پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن پر ایک reference دیا ہوا ہے ۔ حالانکہ وہ لوگ تمام advertisement اور باقی formalities کے بعد رکھے گئے تھے اور ہمارے نوازشریف صاحب اپنے گھر سے order issue کرتے جاتے ہیں اور FIA میں لوگوں کو بھرتی کرتے جاتے ہیں۔ کیا وزیر صاحب ہمیں یہ بتائیں گے، کیونکہ یہ contract employment کے لئے بھی کچھ conditions ہوتی ہیں۔ contract employment ان لوگوں کے

ان لوگوں کے contract employment ہوتی ہیں۔ conditions کے لئے بھی کچھ employment

لئے ہوتی ہے جو بالکل ناگزیر ہوں' ملتے نہ ہوں ان کی عمر زیادہ ہو چکی ہو کہ ان کی regular

in contract employment there are certainconsiderations. نہ ہو سکتی ہو ' تو appointment

تو وہ کیا considerations تھیں سوائے اس کے کہ ان کے اپنے ذاتی مفادات تھے یا لوگوں کو

oblige کرنے کے لئے انہوں نے کئے ہوں۔ کوہاٹ کے دو لڑکوں نے درخواستیں دی تھیں' ان

کے ساتھ انہوں نے اتنا بھی نہیں کیا کہ کم از کم ان کو انٹرویو کے لئے ہی بلا لیتے۔تو یہ جو

frustration نوجوان نسل میں نواز شریف صاحب پیدا کر رہے ہیں' ہم سمجھتے ہیں کہ وہ اس کے

بارے میں وضاحت کریں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں۔

Mr. Chairman: Yes Minister for Interior.

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! اس کے دو پہلو ہیں' ایک سیاسی ہے ' اگر آپ

کہیں تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں' لیکن جہاں تک دوسرے پہلو کا تعلق ہے کہ 16 گریڈ سے

above contract پر نہیں رکھا جا سکتا' تو یہ درست نہیں' 22 گریڈ کے آدمی کو بھی contract پہ

رکھا جا سکتا ہے۔ جہاں تک انہوں نے نواز شریف صاحب کے بارے میں بات کی ہے' میں معذرت

کے ساتھ کہوں گا کہ ہم نے اعتزاز احسن صاحب کے رشتہ دار کو بھی یہاں پر رکھا ہے۔

جناب چیئرمین: جی بہت سوال ہو گئے ہیں' جی قاسم شاہ صاحب 115 '

@115.*. Syed Qasim Shah: Will the Minister for Defence be pleased to state;

(a) the names of the PIA passengers whose luggage was lost by the PIA from January,1997 to December,1998; and

(b) the names of the said passengers whose luggage has not been traced out so far and the compensation paid to them by the PIA, if any?

Minister Incharge for Defence: (a) The data pertaining to the names of the passengers whose luggage was lost by PIA from January1997 to December 1998 is being gathered from all over PIA system and will be provided

lost during the period January,1997 to December,1998 is a follows:-

Year	No. of Passenger
1997	2046
1998	1823

(b). The data pertaining to the names of the passengers whose luggage has not been traced out so far is being gathered from all over PIA system and will be provided after compilation.

The luggage of approximately 903 passengers was not traced out in the year1997 and the amount paid to them was approximately Rs.1 crore. In the year, 1998 approximately 778 passengers luggage could not be traced out and a sume of approximately Rs. 78 lakhs was paid as compensation. This is as per IATA(International Air Transport Association) Rules pertaining to lost luggage liability which is recovered from insurance coverage for such cases.

جناب چیئرمین: جی ضمنی سوال۔

سید قاسم شاہ: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ 1997ء میں 246 اور 1998ء میں 1323 تقریباً کوئی چار ہزار مسافروں کا سامان گم ہوا ہے اور اس میں تقریباً انہوں نے کوئی دو کروڑ روپیہ بھی دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کے زمانے میں اتنی تعداد میں مسافروں کاسامان گم ہونا عجیب سی بات ہے اور اس کے بدلے میں جو پیسے دیئے گئے ہیں---' کیونکہ ان کے نام بھی نہیں آئے ہیں' بہت سے لوگوں نے یہ شکایت بھی کی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کے دور میں ان کے پاس کوئی اور طریقہ ہے جیسا کہ اور ائیر لائنوں کے اندر اتنی بڑی تعداد میں سامان گم نہیں ہوتا اور پی آئی اے کے اندر گم ہوتا ہے اور پھر جن لوگوں کا نقصان ہوتا ہے ' ان کو پیسے بھی نہیں ملتے ہیں۔ تو کیا ان کے پاس کوئی اور criterion ہے' جو انہوں نے اس کے علاوہ adopt کیا ہو۔

جناب چیئرمین: جی شاہد خاقان عباسی صاحب۔

جناب شاہد خاقان عباسی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ جناب اگر یہ نمبر آپ دیکھیں تو

تقریباً 6 ملین مسافر ہر سال پی آئی اے carry کرتا ہے' تو اس میں سے دو ہزار مسافروں کا سامان جو misplace ہوا تھا' اس میں تقریباً 900 کے قریب مسافروں کی تلافی کی گئی ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ اس سے بھی کم ہو' اس کے لئے دوسرا سسٹم ہے' ہم وہ install کر رہے ہیں' یہ جون سے install ہو جائے گا' امید ہے کہ اس سے اس میں مزید کمی ہو جائے گی۔

جناب رفیق احمد شیخ: جی شیخ رفیق صاحب۔

Mr. Rafiq Ahemd Sheikh: How does they compare PIA with the other Air Lines.

Mr. Chairman: Yes Shahid Khaqan Abbasi.

جناب شاہد خاقان عباسی: جناب شاید رفیق صاحب نے میرا جواب نہیں سنا ہے' it is below industry average.

جناب رفیق احمد شیخ: جناب والا! میں نے یہ سوال پوچھا ہے کہ باقی ائیر لائنز کے کتنے losses ہوتے ہیں' proportion اس سے زیادہ ہوتا ہے یا کم ہوتا ہے۔

جناب شاہد خاقان عباسی: جناب میں نے انڈسٹری average بتایا ہے کہ جو Air Line industry ہے' جو AITA کی ائیرلائنز ہیں' اس average سے ہمارا rate بہت کم ہے' لیکن اگر یہ کسی specific Air Line کے بارے میں یہ پوچھنا چاہتے ہیں تو میں information اکٹھی کر سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی جناب عالی صاحب۔

جناب جمیل الدین عالی: جناب والا! صفحہ تین پر آپ ملاحظہ فرمائیں دوسرے پیرا میں کہ وزیر صاحب نے خود اپنا ٹوٹل بہت غلط بیان کر دیا ہے' جن مسافروں کا سامان بالکل ہی نہیں ملا وہ پہلے سال میں 903 اور دوسرے سال میں ہیں 778' اس کا ٹوٹل ' میں بھولتا جاتا ہوں ریاضی لیکن 1681 بنتا ہے' تو 1681 ایسے ہیں کہ جن کا سامان بالکل ہی نہیں ملا' ان کو آپ نے پہلے سال میں ایک کروڑ دیا' اس کی تفصیل کہتے ہیں آئے گی۔ دوسرے سال میں 78 لاکھ دیا۔ لیکن اگر یہ فرما دیں کہ کیا prescribed rate ہوتا ہے' ساڑھے تین ہزار ہوا کرتا تھا برسوں پہلے کہ اس سے

زیادہ ہم نہیں دیں گے۔ لیکن کیونکہ انہوں نے دونوں باتیں فرمائی ہیں کہ پہلے ہم compensation کرتے ہیں، پھر انشورنس کو recover کرتے ہیں، تو اس کا کوئی maximum ہے، اگر maximum ہے تو کیا انشورنس سے اتنا ہی recover کرتے ہیں جتنا دیتے ہیں یا کچھ زیادہ recover کر کے پی آئی اے کو دیتے ہیں۔ یہی میرا سوال ہے۔

جناب چیئرمین: آپ شیخ رفیق صاحب کا سوال نہ پوچھیں ان کو جواب دینے دیں پہلے۔

جناب شاہد خاقان عباسی : جناب یہ baggage loss کے ریٹس IATA determine کرتا ہے اور وہ فی کلو کے حساب سے pay کیا جاتا ہے۔ internationally یہ rate آجکل بیس ڈالر فی کلو ہے۔ اس میں اگر کسی کے دو بیگ ہیں اور اکانومی میں ۲۰ کلو کی اجازت ہے۔ average لگا کے اگر ایک بیگ گمائیں تو دس کلو کے حساب سے ۲۰۰ ڈالر ادا کرتے ہیں۔ یہ اس سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی ثابت کر سکے کہ ان کے کچھ valuables تھے یا اور circumstances ہوں تو زیادہ بھی pay کر دیا جاتا ہے۔ یہ internationally rate مقرر ہوتے ہیں، ہم انہی کے حساب سے pay کرتے ہیں اور insurance سے recover کیے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی اکرم شاہ صاحب۔

جناب اکرم شاہ خان : شکریہ جناب چیئرمین۔ یہاں پر جو تعداد ہے کہ دو سال میں تقریباً چار ہزار لوگوں کا سامان گم گیا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ پی آئی اے کے جہاز سے تو کوئی چیز گرتی نہیں ہے۔ تو کیا یہ چوری ہو جاتی ہیں۔ یہ کس طریقے سے ہوتا ہے یعنی کیا کچھ لوگوں کا سامان ملا بھی ہے۔ کیسے گم ہو جاتا ہے۔ کیا لوگ اٹھا کے لے جاتے ہیں ایک مسافر دوسرے مسافر کا یا پی آئی اے والے چوری کر لیتے ہیں۔ یہ گم ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب چیئرمین: جی وزیر دفاع ۔

جناب شاہد خاقان عباسی : جناب! اس میں بہت سے factors ہیں جی۔ انہوں نے خود ذکر کیا ہے کہ چوری بھی ہوتا ہے اور دوسرے مسافر بھی لے جاتے ہیں۔ پھر اوورسیز اسٹیشن پر بیگیج کی پولنگ ہوتی ہے۔ اس میں وہ کسی اور ایئرلائن میں چلا جاتا ہے۔ destination پر کسی غلط Conveyer belt پر چلا جاتا ہے تو بہت سے factors ہوتے ہیں جس سے یہ baggage کا loss ہوتا ہے۔ میں پھر گزارش کروں گا کہ اگر دو سال میں ایک کروڑ بیس لاکھ سے زیادہ لوگوں

نے سفر کیا تو اس میں یہ تقریباً انیس سو کا اگر loss ہوا ہے تو یہ average کوئی زیادہ نہیں ہے۔ اس سے کم ہونا چاہیئے یقیناً لیکن یہ انڈسٹری سے کافی کم ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب رؤف صاحب۔ آپ لوگوں نے پوچھ لیا اب رؤف صاحب کی باری ہے۔

ملک عبدالرؤف : شکریہ جناب چیئرمین۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو سامان گم ہوجاتا ہے تو کوئی ایسا کیس ہوا ہے کہ کوئی آدمی پکڑا گیا ہو جس نے چوری کی ہو ' پی آئی اے یا باہر کے کسی آدمی نے؟

جناب چیئرمین: جی شاہد خاقان عباسی صاحب۔

جناب شاہد خاقان عباسی : جی کئی ایسے cases ہوئے ہیں جس میں پی آئی اے اور دوسری جو organizations ہیں ایئرپورٹ پر ان کے ملازمین پکڑے گئے ہیں' ان کے خلاف کارروائی ہوئی اور ان پر criminal cases بنے ہیں ۔ ان کی سروسز بھی ختم کی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: او کے جی۔ جی جناب عالی صاحب۔ آخری سوال ہے لیکن لمبا سوال نہ کریں۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی : جناب میں اپنا فقرہ پورا کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ یہ فرمائیں گے کہ جس کو وہ average کہہ رہے ہیں' کیا یہ IATA کا average ہے ' IATA سروے کراتا رہتا ہے lost and found کا یا خود پی آئی اے کراتا رہتا ہے ۔ آخر یہ واحد ایئر لائن بھی تو نہیں ہے جس سے ایک کروڑ آدمی سفر کرتے ہوں۔ دنیا میں بہت ساری airlines ہیں جناب ۔ پی آئی اے کے برابر کی بھی ہیں' کچھ پسماندہ بھی ہیں تو ان کی average سے کیا مراد ہے۔ کیا انہوں نے اب تک 'چند برس میں یا اس سال یا جب سے آپ تشریف لائے ہیں' کوئی ایسا سروے کرایا ہے lost and found کا with comparative airlines , not great airlines but comparative airlines کا فرما دیں اور اس کے بعد کا سروے کیا ہے؟

when he says what does he mean by average?

جناب چیئرمین: جی جناب شاہد خاقان عباسی صاحب۔

جناب شاہد خاقان عباسی : جناب ایئر لائن انڈسٹری کی average ہر شعبے میں determine کی جاتی ہے نہ صرف baggage کی بلکہ ہر area میں ' revenues میں اور جو capacity off load کرتے ہیں ' جو لوگ travel کرتے ہیں۔ اس کی ایک انڈسٹریل averages ہوتی ہیں اور اس کے حساب سے جتنی IATA کی ایئرلائنز ہوتی ہیں ان میں determine کیا جاتا ہے کہ baggage loss کا ریٹ کیا ہے - پی آئی اے کا ریٹ آپ کے سامنے ہے۔ میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ ان سالوں میں انڈسٹری کا جو بھی average رہا ہے ' پی آئی اے کا loss rate اس سے کم رہا ہے۔

جناب چیئرمین : بہرحال جی average this is an answer. اس طرح بنتا ہے کہ مثلاً British Airways میں دس lose ہوئے ہیں ' PANAM میں پانچ ہوئے ہیں ' پی آئی اے میں پچاس ہوئے ہیں تو اکٹھا کر کے average نکال لیا جاتا ہے۔

Dr. Jamiluddin Aali : What does he mean by average?

Mr. Chairman : It means nothing. All we need to do is to say that the average should be improved and things should be made better. OK. Next Question 116, Syed Qasim Shah Sahib.

@116. *Syed Qasim Shah: Will the Minister for Defence be pleased to state;

(a) the names of European countries where the PIA flights are going/routing through at present;

(b) whether it is a fact that most of the PIA flights are reaching at the destination late, if so, its reasons;

(c) the details of flights which reached late at their destinations from January to December, 1998; and

(d) whether it is also a fact that the PIA flights No. 791 dated 23-12-1998 reached at Amsterdam Air Port (Holland) 9 hours late, if so, the

reasons thereof and the measures being taken by the government to overcome such lapes?

Minister Incharge for Defence: (a) The manes of European countries where the PIA flights are going/routing through as per Winter 1998 Schedule is attached as Annexure-I.

(b) PIA flights reaching late at the destinations are 20.27% while 79.73% flights reach on time. Therefore, it is incorrect to say that most of the flights reach late at destinations. The reasons of late reaching are divided into two categories.

1. The flights reach late due to PIA are 3.68%. The reasons are:

   (i) Technical (Aircraft related)

   (ii) Technical ground support/airport services.

   (iii) Flight services.

   (iv) Marketing.

   (v) Operational.

2. The flights reach late due to the reasons beyond PIA control are 3.79%. This account for:

   (i) Weather.

   (ii) CAA.

   (iii) Immigrations/Customs.

   (iv) A.T.C.

   (v) ASF/Security.

   (vi) Special Movement.

These initial delays resulted into consequential delays to the extent of 12.80%. The consequential delays are those which in turn delay the flights on

subsequent sectors as a result of initial delay.

(c) During January to December, 1998 a total of 2227 flights reached late at the destinations due to PIA and 2294 flights on account of other reasons mentioned at answer (b) above.

These initial delays subsequently delayed 7736 flights. The details of flight delays from January to December, 1998 are attached as Annexure-II.

(d) Yes. PIA flight Pk-791 dated 23-12-1998 reached at Amsterdam 6 hours 46 minutes late not 9 hours as mentioned in the question. The reasons are as follows:-

- 06 hours and 05 minutes delayed at Karachi, awaiting for the improvement in Lahore weather(fog).

31 minutes delayed at lahore, due to late passenger boarding, reason being congestion in the departure lounge. It was over crowded by the passengers of other delayed flights on account of weather(Fog).

- 10 minutes further delayed at Lahore Airport for weather/visibility improvement

Annexure-I

PK 703/704/TUE	Karachi–Lahore–Paris–New York and back.
PK 723/724/WED	Karachi–Islamabad–Zurich–New York–Zurich–Lahore–Karachi.
PK 715/716/FRI	Karachi–Lahore–Zurich–New York–Paris–Islamabad–Karachi.
PK 711/712/SAT	Karachi–Islamabad–Paris–New York–Zurich–Lahore–Karachi.
PK 799/798/MON	Karachi–Lahore–Frankfurt–Washington–Toronto and back.

ANNEXURE-II

DETAILS OF FLIGHT DELAYS

(From Jan ~ Dec '98)

Months	Jan	Feb	Mar	Apr	May	Jun	Jul	Aug	Sep	Oct	Nov	Dec	Total
With-in PIA Control													
Technical	78	84	73	94	87	69	91	81	94	110	77	61	999
Flight Operations	2	0	1	4	0	3	2	3	4	5	2	0	26
Airport Service	79	51	40	95	37	37	64	56	43	48	61	79	690
Flight service	21	4	9	17	9	19	22	7	18	21	14	28	189
Marketing	41	21	30	46	20	16	19	28	16	29	21	36	323
Sub total:	221	160	153	256	153	144	198	175	175	213	175	204	2,227
Beyond PIA Control													
Weather	116	67	38	61	65	80	70	52	32	61	44	384	1,070
A.T.C	23	27	20	23	27	30	39	20	34	28	31	33	335
Security / A.S.F	9	10	8	24	5	13	12	16	12	13	10	15	147
Immmigration/Custom	26	15	34	24	21	16	17	35	20	22	26	18	274
C. A. A	26	16	26	23	11	8	10	7	12	8	10	40	197
Spl. Movement	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	-
Others *	15	24	23	29	28	17	35	28	19	15	21	17	271
Sub total:	215	159	149	184	157	164	183	158	129	147	142	507	2,294
Total :	436	319	302	440	310	308	381	333	304	360	317	711	4,521
Consequential Delays													7,736

*

Others includes Bomb threat, Last minutes Pax decline to travel, Iftar timing, Eid-Namaz, Sick Pax failure of checkin computers, Heart Patient, Late arrival of Ambulance etc.

Mr. Chairman : Any supplementary question?

سید قاسم شاہ: جناب میں آپ کی وساطت سے چیئرمین صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ سامان گم ہونے کی تو ایک وجہ تھی، اب دوسری جو بات ہے کہ کیا وجہ ہے کہ پی آئی اے فلائٹس یورپ میں بھی اور دوسری جگہوں پر بھی تاخیر سے جاتی ہیں ۔ اس سلسلے میں جیسے انہوں نے کہا بھی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ پی آئی اے کی غفلت کی وجہ سے ہے۔ باقی جو انہوں نے بات کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کا PIA پر control نہیں ہے۔ میں نے خود ذاتی طور پر ایک adjournment motion بھی دی ہے۔ جدہ ائرپورٹ پر مجھے کوئی تین دن confirm seat کے لئے رکنا پڑا اور میرے ساتھ تین چار آدمی تھے ۔ صرف وہی flight نہیں بلکہ کوئی ایک ہفتہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں، ان کے علم میں ہو گا کہ دو چار گھنٹے تو چھوڑیں، تین تین دن اگر کوئی passenger اپنے مقام پر نہ پہنچ سکے تو اتنی اعلیٰ سروس کا کیا انجام ہو گا۔

جناب چیئرمین- شاہد خاقان عباسی صاحب۔

جناب شاہد خاقان عباسی- جناب یہ issue پہلے بھی discuss ہوا کہ عمرہ میں کیا problems ہوتے ہیں یا حج کے دوران کیا problems ہوتے ہیں۔ ان کے supplementary کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن میں جواب دے دیتا ہوں۔ جناب گزارش یہ ہے کہ عمرہ میں تقریباً چالیس ہزار سے زیادہ لوگ PIA سے سعودی عربیہ کے لئے extra travel کرتے ہیں۔ ستائیس رمضان کے بعد ان میں سے تقریباً آدھے حضرات کی کوشش ہوتی ہے کہ عید سے پہلے پاکستان واپس پہنچ جائیں۔ ہم daily صرف دو flights operate کر سکتے ہیں۔ اس دفعہ ہم نے پانچ flights daily operate کی ہیں لیکن پھر بھی بیس ہزار passengers کو ہم پانچ دن میں واپس نہیں پہنچا سکتے ۔ تو اس لئے کافی لوگوں کو problems ہوتے ہیں۔ یہاں سے جاتے ہوئے بہت سی fake booking ایجنٹ حضرات کر دیتے ہیں جن کی حقیقت میں seat نہیں ہوتی اور واپسی پر passengers کو problem ہوتا ہے۔ اس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ آئندہ جو لوگ رمضان کے دوران عمرہ پر جائیں ان کو پہلے سے ہی واپسی کے boarding card issue کر

دیئے جائیں تاکہ ان کو یہ مشکل نہ ہو لیکن میں پھر گزارش کروں گا کہ جو اتنے سارے لوگ رمضان کے دوران عمرے کے لئے جاتے ہیں وہ ستائیس رمضان اور عید کے درمیان واپس نہیں آ سکتے ' اتنی capacity کی نہ وہاں اجازت ملتی ہے ' نہ PIA afford کر سکتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی حاجی گل آفریدی صاحب۔

حاجی گل آفریدی - جناب چیئرمین صاحب! میں PIA کے چیئرمین سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ باہر کے ممالک میں خراب موسم کے لئے ایک system لگا ہوا ہے جہاں پر جہاز landing کر سکتے ہیں۔ کیا پاکستان کے کسی ائرپورٹ میں وہ system آپ لوگوں نے لگایا ہے یا لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں جہاں خراب موسم کے دوران بھی جہاز landing کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی شاہد خاقان عباسی صاحب۔

جناب شاہد خاقان عباسی۔ جناب یہ systems کچھ ممالک میں ہیں۔ پاکستان کے اندر فی الحال ایسا کوئی system نہیں ہے۔ لاہور ائر پورٹ پر ایک system لگایا گیا تھا جو operational نہیں ہے۔ یہ Civil Aviation کے تحت آتا ہے لیکن وہ بھی کوشش کر رہے ہیں کہ لاہور کے system کو operational بنایا جائے اور جس visibility کے دوران جہاز land کر سکتا ہے اس کو reduce کیا جائے لیکن جو موسم اس دفعہ دسمبر اور جنوری میں رہا یہ system اس کو بھی handle نہیں کر سکے گا کیونکہ اس کے لئے category 3-C جو out of land capacity ہوتی ہے' اس کی ضرورت ہے جوکہ اس وقت لاہور میں available نہیں ہے لیکن Civil Aviation کوشش کر رہا ہے کہ یہ system بھی مہیا کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی سر انجام خان صاحب۔

جناب سرانجام خان۔ جناب چیئرمین صاحب! میں حیران ہوں کہ کوئی ایسا system نہیں ہے۔ ' موسم خراب ہو جائے اور کراچی میں جہاز رکنا ہے ' اگر باقی سٹیشنوں پر بھی خراب ہو جائے تو کیا ہو گا ۔ اس کا مطلب ہے کہ crash ہو گا کیونکہ جب petrol ختم ہو گا ' fuel ختم ہو گا تو اس کا کیا بندوبست ہو گا ۔ آج پتا لگ گیا ہے کہ یہ بڑا خطرناک معاملہ ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ شاہد خاقان عباسی صاحب۔

جناب شاہد خاقان عباسی- نہیں جی! معاملہ اتنا خطرناک نہیں ہے کیونکہ جب بھی جہاز fly کرتا ہے تو اس سے پہلے destination کا موسم اور alternate کا موسم پہلے سے determine کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ fuel کے بھی reserves ہوتے ہیں کہ ضرورت پڑے تو کسی اور ملک میں بھی domestic flight specially ہم divert کر سکیں ۔ جو بیرون ملک سے flights آ رہی ہوتی ہیں enroute weather ان کے پاس ہوتا ہے۔ ان کو موسم کی رپورٹیں ملتی رہتی ہیں۔ اگر موسم زیادہ خراب ہو تو راستے سے ہی کسی اور جگہ divert کر جاتے ہیں تو ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین- تو خطرہ والی بات نہیں ہے۔ راجہ اورنگزیب صاحب۔

راجہ محمد اورنگزیب- میرا ایک چھوٹا سا supplementary ہے۔

جناب چیئرمین- جی۔

راجہ محمد اورنگزیب - میں جناب محترم وفاقی وزیر مملکت برائے PIA سے عرض کروں گا کہ کیا وہ بتا سکیں گے کہ اس وقت Civil Aviation اور PIA کے درمیان جو معاہدہ ہے کپتانوں کے تبادلے کا اس کے تحت PIA کے کتنے کپتان Civil Aviation کی disposal پر ہیں اور کیا وہ یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ ان میں کتنے Airforce کے squadron leader ہیں اور کتنے ان کے اپنے کپتان ہیں۔

جناب چیئرمین- اس کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے جی۔ نہیں جی، کافی ہو گئے ہیں۔ Next جی 118، عابد الحسینی صاحب، 118 عابد الحسینی صاحب، کل ہی انہوں نے مجھے کہا تھا کہ گھنٹے میں پورا کریں اور زیادہ supplementary allow نہ کریں تو please sit down عابد الحسینی صاحب، عابد الحسینی صاحب۔ Please بیٹھ جائیں ۔ Please, please عابد الحسینی صاحب، please عابد الحسینی صاحب۔

Mr. Chairman: Q.No. 118. Abid Al Hussani Sahib.

@118 . * . **Syed Abid Hussain Al-Hussaini**: Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs, States and Frontier Regions be pleased to state;

(a) the reasons for not rehabilitating the people of Sadda Kurram Agency who had left their homes due to was in 1984 despite decision taken by an official Jirga in 1988;

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to rehabilitate these effectees, if so, when; and

(c) whether any compensation has been paid to the said peoples, if so, the names and the amount paid in each case?

Lt. Gen. (Retd.)Malik Abdul Majeed: (a) This is a complex issue that involves rehabilitation of a group of people, who were displaced about 15 years age. The Local Administration is making efforts for their rehabilitation with mutual consent to avoid further sectarian friction.

(b) Rehabilitation will take place as and when the circumistances are condusive.

(c) A compensation of Rs.600.000/- has already been paid to Mr. Gul Hussain, main effectee, on account of the damages caused to his property.

Mr.Chairman: Any supplementary question.

سید عابد حسین الحسینی۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم، شکریہ جناب چیئرمین! جناب والا جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے ۔ ہم عرض کریں گے کہ نہ جائیداد پر تنازعہ کا مسئلہ ہے اور نہ کوئی مدعیان کا مسئلہ ہے، جائیداد ان کی اپنی ہے، اپنا گھر ہے، اپنے مکانات ہیں اپنی جائیدادیں ہیں، اپنا شہر ہے پھر اس میں پیچیدگیوں کا کون سا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے اور دوسری بات یہ ہے ابھی تقریباً دو سال پہلے سے وہاں کے حالات ایسے ہیں کہ لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں۔ پارا چنارا سے کچھ ہمارے دوسرے حضرات، ہمارے بھائی بے دخل ہو گئے تھے اور پھر ان کو فوراً ایک ہی سال کے اندر اندر اپنے گھروں کو واپس کرایا گیا تو اس سدہ کے مسئلے میں جب کہ ان کی اپنی جائیداد ہے، فیصلہ بھی ہوا ہے جرگے کا مسئلہ بھی ہوا ہے تو آیا علاوہ ازیں کوئی اور وجہ ہو

سکتی ہے کہ اس مسئلے کو ٹالنا چاہتے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک اور بھی عرض کروں کہ بعض مقامات پر جو حضرات کمزورقسم کے ہوتے ہیں ان کے گھر کم ہوتے ہیں تو ان کے لئے ملیشیا کے نوجوان رکھے جاتے ہیں وہاں پر باقاعدہ فورس رکھی جاتی ہے تو میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کے لئے فورس رکھنے کا کوئی مسئلہ نہیں ہو سکتا ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) ملک عبدالمجید۔ جناب چیئرمین! سینٹر صاحب کا سوال اور concern بہت جائز ہے یہ شیعہ سنی فسادات 1983 میں ہوئے تھے اس میں بہت عرصہ گزر گیا ہے ۔ اس میں دونوں فرقوں میں ایک clash ہوا اور دونوں طرف سے casualties ہوئیں ہماری رپورٹ کے مطابق 15 شیعہ حضرات کی casualties ہوئیں اور سنیوں کی طرف سے 21 casualties ہوئیں کچھ زخمی بھی ہوئے۔ اس کے بعد locals کا ایک جرگہ بٹھایا گیا۔ وہ معاملات حل نہیں کر سکا پھر دوسرا جرگہ باہر سے آٹھ آدمیوں کا بٹھایا گیا۔ جرگوں نے پانچ حقوں پر مشتمل فیصلہ دیا اس میں compensation کا اور جو 55 families displace ہوئی تھیں ان کو دوبارہ آباد کرنے کا کہا تھا ۔ سینیٹر صاحب اچھی طرح جانتے ہیں کہ گورنر اور Political Agent who are on the spot اس معاملے کو وہی settle کرتے ہیں ، میری وزارت بھی concerned ہے لیکن میری ساری information ان حضرات پر based ہے ۔ جرگہ کی جو سفارشات تھیں ان میں سے ایک ، دو تو implement ہوگئیں اور وہاں شیعہ سنی کی ایک combined force establish ہوئی ۔ لیکن یہ صحیح ہے کہ بہت عرصہ ہوگیا یہ 55 families settle نہیں ہو سکیں ۔ وہاں compensation کا قصہ ہے ایک گل حسین صاحب کو چھ لاکھ کی compensation دی گئی تھی باقیوں کو compensation بھی نہیں ملی ۔ So, I admit that this has been much delayed اور میں گورنر صاحب کو لکھ رہا ہوں کہ اس مسئلے کو کسی نہ کسی طرح sort out کیا جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہاں tension رہتی ہے۔ اب حالات تھوڑے بہتر ہیں ۔ پچھلے دنوں ہنگو میں فسادات ہو گئے تھے اس کو بچانے کے لئے شاید political administration نے اپنی طرف سے کوشش تو کی ہے لیکن پوری طرح کامیاب نہیں ہوئے I am going to urge the Governor and the Political Agent once again کہ اس کو ہر حالت میں sort out کیا جائے۔

سید عابد حسین الحسینی - جناب والا! میں آپ کی وساطت سے سینیٹر حضرات سے بھی عرض کروں گا کہ کسی کے سامان کی گمشدگی کا مسئلہ کہ جو تقریباً" دو، تین ہزار روپے کی مالیت کا مسئلہ نہیں ہوتا اس میں سارے سینیٹر حضرات حصہ لیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ کچھ بات کر لیں، تو یہ 55 گھروں کی بیدخلی کا مسئلہ ہے اور یہ لوگ در بدر پھر رہے ہیں دوسروں کے گھروں میں رہتے ہیں یہ اس سلسلے میں بھی بات کریں ۔ میں دوبارہ اس سلسلے میں وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آیا ہمیں کچھ امید رکھنی چاہیئے ۔ ہمیں یہ کب تک امید دلاتے ہیں کیونکہ وہ لوگ بار بار ہم سے پوچھتے ہیں تو کوئی امید ہو سکتی ہے کہ حکومت اس سلسلے میں کوئی اقدام کرے گی اور جلد ہی ان کے بحالی کا فیصلہ کرے گی۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) ملک عبدالمجید۔ امید ضرور رکھنی چاہیئے اور انشاء اللہ اس پر کوشش ہوگی ۔ میرے لئے وقت کا تعین کرنا مشکل ہے لیکن حتی الامکان کوشش ہوگی جیسا کہ میں نے کہا کہ Governor who is overall Incharge اور جو political administration اور Agents وغیرہ ہیں ان سب کو میں دوبارہ لکھ کے بھی اور زبانی طور پہ بھی عرض کروں گا کہ ان کو جلد از جلد settle کرنے کی کوشش کی جائے۔

Mr. Chairman: Masood Kausar Sahib.

جناب مسعود کوثر ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ بد قسمتی سے جو آجکل ہمارا political set up ہے administration کا گورنمنٹ کو اس پہ بڑی سنجیدگی سے دوبارہ سوچنا چاہیئے کہ اس میں کیا improvements کرنی چاہئیں۔ یہ وزیر صاحب اس انداز سے بول رہے ہیں جیسے political agent کے سامنے کوئی ملک بول رہا ہو۔ آپ کو ذرا پوری authority سے بولنا چاہیئے، جو political administration and political agents ہیں یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو گھوڑے پہ سوار ہو کر ۲۰، ۲۰، ۲۵، ۲۵، ۳۰، ۳۰ میل جا کر وہاں Tribal Area کے problem معلوم کرتے تھے اور control کرتے تھے ۔ ابھی high time ہے کہ Tribal Area کو آپ انسانوں کی طرح treat کریں اور human rights کے حوالے سے اور جمہوریت کے حوالے سے آپ ان کے حقوق کی حفاظت کریں۔ ایک political agent کی mercy پہ ان کو آپ نہیں چھوڑیں کہ جس کو چاہیں بےعزت کر دیں، جس کے گھر کو چاہیں تباہ کر دیں۔ یہ جتنے بھی

فسادات ہوتے ہیں یہ political agents اپنے پیسے کمانے کے لئے فسادات کراتے ہیں ۔ وہاں نہ کوئی شیعہ کا فساد ہے نہ سنی کا فساد ہے اس لئے میں چاہوں گا کہ وزیر صاحب جو ہیں یہ خود جائیں۔ ایک تو جی کوئی وزیر سوائے اپنے دفتر کے کہیں جاتا نہیں ہے ۔ آپ جائیں ان علاقوں میں۔ آپ دیکھیں ان لوگوں سے بات کریں ۔ یہ جو آپ نے سسٹم بنایا ہوا ہے یہ تو انتہائی ایک بدقسمتی ہے کہ ایک طرف تو سسٹم colonial set up کا اور دوسری طرف یہ کہ جو لوگ آپ Administrator بناتے ہیں سوائے اس کے کہ وہ agencies میں جا کر دیکھیں کہ کونسی ایجنسی میں کتنا پیسا بنایا جا سکتا ہے ' ان کی کوئی consideration نہیں ہوتی ۔ یہی political agents تھے جنہوں نے وہاں پہ تاریخیں لکھیں' یہی political agents تھے جنہوں نے وہاں پر کتنے سوشل کام کئے۔ آج یہاں پر جتنے بھی آپ کے political agents ہیں---

جناب چیئرمین : جی اب سوال کیا ہے آپ کا؟

جناب مسعود کوثر: میں یہ کہتا ہوں کہ آیا اس پالیسی کو review کریں گے کہ نہیں کہ یہ معذرت خواہانہ policy گورنمنٹ کی ہو گی کہ ہم political agent صاحب سے پوچھیں گے' political agent صاحب نے کہا ہے کہ یہ مشکل کام ہے ۔ آپ politicial agent کو directions دیں۔ آپ وہاں جائیں معلومات کریں کہ یہ مسئلہ کیا ہے۔ 50 families نہیں ہیں۔ وہاں پر جو لوگ بھی رہے ہیں وہ تمام غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Kashmir Affairs.

لفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) ملک عبد المجید: سینیٹر صاحب نے کہا ہے کہ میں ملک ' میں ملک تو ہی ہوں مگر اس قسم کا نہیں جس کا یہ تصور کر رہے ہیں۔ دوسرے بات یہ ہے کہ یہ سسٹم یہ بات صحیح ہے کہ بہت دیر سے چل رہا ہے اور جو fCR اور یہ سارا معاملہ ہے اس کی investigation ہو رہی ہے کہ اس کی کچھ improvement کرنی چاہئے' وہاں جا کر بھی کریں گے لیکن جو on ground ہے ---' تقریر تو بڑی آسان ہے لیکن on ground situation ہے اس کو مد نظر رکھ کر ہی کام کرنا چاہئے ۔ They are responsible people. situation میں کوئی defend نہیں کر رہا ' political set up جو ہے political agents کا it does

not enjoy a very good name. اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ لیکن اس میں کوشش ہو رہی ہے ۔ اس particular سلسلے میں میں پھر کوشش کرتا ہوں کہ مسئلہ جو ہے انہوں نے ہی sort out کر نا ہے۔ اب انہی کو میں نے کہا تھا کہ میں ان کو کہوں گا لیکن ان کو زبردستی حکم بھی دے کر on the spot بھی جائیں گے اور کریں گے

but this is a serious problem. It is not as simple as is said by standing here.

Mr . Chairman: Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Sir, my supplementary is that is it not the basic duty of the Government to protect the religious belief of every citizen and ensure that every citizen enjoys the freedom to pursue their own religion and their own fiqah without any fear and what efforts have you taken to create conducive conditions when you say that they will be rehabilitated after the conducive conditions are created, since the Jirgah has already decided. Sir, this is a dictatorial behaviour of a few individuals in that area , who are even defying the Jirgah , this is an incitent of 1984--- , it is a matter of grave concern and shame that even after 15 years, government with all its might and machinery is helpless in rehabilitating the victims and is not allowing them to pursue their faith without any fear.

Mr. Chairman: Minister for Kashmir Affairs.

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majeed Malik: I think the honourable Senator goes beyond the reason when he says, "People are not allowed to practice their faith and so on". First of all this incident was happened in 1983 not in 1984 and he said, yes, it is shameful but he and his crowd have to bear a lot of shame because twice they were in power and would you like to say as to why this thing was not done. Therefore, to say I think government is fully

responsible for taking all the measures to ensure that every body is allowed to practice their faith according to their belief. This particular matter has to be given even more attention than was given by previous four governments.

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین! یہ ناردرن ایریاز کے لوگ کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں ۔ آپ ان کے ساتھ پاکستان کے دوسرے شہریوں کی طرح کیوں سلوک نہیں کرتے ؟ صرف بیوروکریسی کے رحم و کرم پر آپ نے چھوڑ دیا ہے ۔ اور ایک وہ چیف سیکریٹری ہوتا ہے اور کونسل برائے نام ، وہی سب کرتا دھرتا ہوتا ہے ۔ تو کیا وزیر صاحب میری تجویز پر غور فرمائیں گے کہ ناردرن ایریاز کے لوگوں کو بھی یہاں قومی اسمبلی ، سینٹ اور وہاں جو صوبائی ہے اس میں ان کو نمائندگی دیں ، ون مین ون ووٹ کی بنیاد پر ان کو حق دیں تاکہ اپنے حق پر بات کرسکیں ۔ یہ کیا ہے کہ ان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے شمالی علاقہ جات ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک ۔ ڈاکٹر صاحب کی بہت عزت ہے ۔ کیونکہ ناردرن ایریاز اور پارہ چنار سدہ میں جو incident ہوا ہے اس کے متعلق ہے they are part of us and the nature of the question is totally different لیکن یہ بالکل غلط ہے کہ ناردرن ایریاز والے لوگوں کے حقوق نہیں ۔ یہ بالکل غلط ہے ان کی اپنی کونسل ہے ۔ and they are being given more developmental funds, I would like to invite the Dr. Sahib to come to the Northern Areas and see what has happened in the past ten months or twelve months and so on اس لئے سوال کا اس سے تعلق تو نہیں ہے لیکن میں ان کو کہوں گا کہ His fears are totally misplaced.

جناب چیئرمین۔ حاجی گل آفریدی۔

حاجی گل آفریدی۔ جناب چیئرمین ، یہ مسئلہ جو سدہ کرم ایجنسی میں ۱۹۸۴ء میں ہوا تھا ۔ کیونکہ یہ فاٹا کا سوال ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کے متعلق وزیر سے کچھ پوچھیں ۔ یہ مجھے بھی معلوم ہے کہ اس میں بہت سی جانیں ضائع ہوگئی تھیں ۔ اور وہ لوگ بے گھر ہو گئے

تھے اور ابھی بھی میرا خیال ہے کہ بے گھر ہیں ۔ تو منسٹر صاحب سے میں یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسے قبائلی علاقوں میں، جو بھی منسٹر ہو چاہے آپ ہوں یا اور کوئی ہو ، کہ قبائلی علاقوں میں ایسی گڑبڑ ہو اور اس میں پندرہ سال بھی گزر جائیں اور کچھ نہ کیا جائے اور ان لوگوں کی بڑی ملکیت تھی مجھے معلوم ہے جو ضائع ہوگئی اور ان کی بڑی مارکیٹ بھی تھی ۔ شیعہ سنی ہے ٹھیک ہے یہ بات ہے ۔ ہم سنی ہیں وہ شیعہ ہیں لیکن پھر بھی ہم سب مسلمان ہیں اور انسانیت کی بنیاد پر ہم ان کا حق مانگنا چاہتے ہیں کہ وہ لوگ جو شیعہ ہیں جو بے دخل اور بے گھر ہو گئے ہیں کیا منسٹر صاحب ایسا پروگرام بنا سکتے ہیں کہ وہاں پر پاراچنار جائیں اور ہاں اس خطرناک ایریا میں نہ جائیں اور وہاں پولیٹیکل ایجنٹ کو بلاکر سب جرگہ کو بلا کر ان کو یہی پرانا فیصلہ سنا کر اور ان لوگوں کو بحال کریں اور اپنی سدہ ایجنسی میں واپس لے آئیں ۔ کیا وزیر صاحب کا کوئی ایسا پروگرام ہے ؟

جناب چیئرمین۔وزیر برائے شمالی علاقہ جات ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک ۔ یہ بڑی اچھی تجویز ہے ۔ صرف انہوں نے یہ طے کیا ہے کہ وہ خطرناک ایریا ہے ۔ میں ٹل اور پاراچنار میں تین دفعہ posted رہا ہوں ۔ اس لئے خطرے کی کوئی بات نہیں ہے ۔ یہ جو ہمیں ڈراتے رہتے ہیں ٹرائیبل والے ، خطرے کی کوئی بات نہیں ہے۔ بہت شریف اور اچھے لوگ ، محبت والے اور مہمان نواز لوگ ہیں ۔ تو یہ insinuation صحیح نہیں ہے ۔ بہرحال آفریدی صاحب کا جو مسئلہ ہے۔ میرا خیال ہے خود ان کو بھی ساتھ لے جاؤں گا لوکل ایم این اے اور سینیٹروں کو لے جاکر We will go and try and sort this out.

Mr. Chairman: OK. Next Question 183 Dr. Abdul Hayee Baloch.

183*. **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state;

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to grant BPS 16 to the Superintendents working in the National Registration offices in BPS 10, if so, the details thereof;

(b) the time by which the BPS 16 will be given to these Superintendents?

Ch.Shujaat Hussain: (a) No.

(b) No.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین ، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ شناختی کارڈ کا محکمہ بہت اہم ہے ۔ کیونکہ اس کی بنیاد پر پاسپورٹ ، شہریت اور سب چیز اسی کے اوپر ہے ۔ وہاں جو سپرنٹنڈنٹس کام کر رہے ہیں وہ گریڈ 10 ہے ۔ اس کے اختیارات بے پناہ ہیں، پھر ہمارے ملک کے سچی لوگوں کے لیے، تمام غیرملکی لوگوں کے لئے ان کے ہاتھ کھلے ہیں ۔ اور پاکستان کا نام اتنا بدنام ہو رہا ہے ۔ پاکستان کے گرین پاسپورٹ پر ہزاروں غیرملکی ، افغان مہاجرین اور جو بھی ہوں ہمیں بیرونی دنیا میں بدنام کر رہے ہیں ۔ اور تمام دنیا میں اس کی عزت کم ہو رہی ہے ۔ اور یہ کرپشن اس لئے ہوتی ہے کہ جب آپ ان کو گریڈ نہیں دیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ سوال کریں ناں کہ سوال کیا ہے ۔ جی سوال پر آئیں کہ جی یہ سوال ہے میرا ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ سوال یہ ہے جناب کہ جب آپ عام طور پر سروسز میں سپرنٹنڈنٹ 16 گریڈ کے ہوتے ہیں ۔ اب آپ ان کو گریڈ 10 دے رہے ہیں۔ وہ بھی National Registration Office میں کرپشن نہیں کریں گے تو کیا کریں گے ۔ اس طرح سے آپ نے دروازہ کھلا چھوڑ دیا تاکہ وہ کرپشن کریں ۔ جیسے پولیس کو بے پناہ اختیارات ہیں اور تنخواہیں کم ہیں ۔ اس سے کیسے آپ کرپشن کو کنٹرول کر سکتے ہیں ؟

جناب چیئرمین ۔ تو سوال یہ ہے کہ گریڈ سولہ دیں ان کو ! جی جناب گریڈ 16 دیں جی کرپشن بڑھ رہی ہے اس کی وجہ سے ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب چیئرمین ! سپرنٹنڈنٹ کا عہدہ اس لحاظ سے رکھا گیا تھا کہ یہ صرف ایک رجسٹریشن کے محکمے میں نہیں ہیں۔ ساری وفاقی حکومت کے مختلف محکموں کے اندر سپرنٹنڈنٹ کا عہدہ ہے اور یہ UDCs کی پروموشن grade 7 سے پھر دسویں گریڈ تک آتے ہیں ۔ یہ معاملہ اٹھایا گیا تھا آج سے کوئی تقریباً تین سال پہلے تو اس وقت فنانس نے یہ کہا تھا کہ یہ ایشو

صرف ایک محکمے سے تعلق نہیں رکھتا ساری مرکزی حکومت سے تعلق رکھتا ہے ۔لہذا یہ over all کوئی فیصلہ ہو گا کہ آیا تمام جو سپرنٹنڈنٹس ہیں ان کو اوپر ترقی ملنی چاہیئے یا نہیں ملنی چاہیئے ۔جب وہ فیصلہ ہو گا تو پھر ان کے بارے میں بھی ہو گا ۔

جناب چیئرمین ۔ جی اکرم شاہ صاحب ۔

جناب اکرم شاہ خان ۔ شکریہ جناب چیئرمین ۔جناب چیئرمین! چونکہ سوال رجسٹریشن کے حوالے سے ہے۔ میرا سوال شاید غیر متعلق نہ ہو ۔ہمارے صوبے میں یہ problem ہے جی کہ وہاں شناختی کارڈ بنوانے کے لئے لوکل سرٹیفکیٹ کی ضرورت پڑتی ہے، یہ شرط رکھی گئی ہے اور لوکل سرٹیفکیٹ لینے کے لئے شناختی کارڈ کا ہونا ضروری ہے ۔اب یہ ایک مسئلہ وہاں پر سالوں سے اٹکا ہوا ہے ۔جب چوہدری صاحب وہاں پر تشریف لائے تھے، چوہدری شجاعت صاحب تو وہاں پر بھی تمام پارٹیوں کو بلایا تھا۔ اس میں یہ نکتہ ہم نے اٹھایا تھا ۔اب یہاں پر بھی ہم نے بار بار بات کی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو لاءمنسٹری کے پاس بھیجا ہوا ہے ۔اب جناب ایک عجیب صورتحال ہے کہ شناختی کارڈ بنوانے جائیں تو وہ کہتے ہیں کہ لوکل سرٹیفکیٹ لائیں ،اور جب لوکل سرٹیفکیٹ بنوانے جائیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ شناختی کارڈ لائیں ۔ لہذا لوگ بڑی مشکل میں ہیں ۔ میری راجہ صاحب سے گزارش ہے کہ اس بارےمیں وہ کوئی اس طریقے کا فیصلہ کریں چونکہ دونوں ایک دوسرے پر ذمہ داری ڈالتے ہیں۔ شناختی کارڈ لینے جائیں تو کہتے ہیں جی لوکل سرٹیفکیٹ ۔لوکل سرٹیفکیٹ لینے جائیں تو کہتے ہیں کہ جی کہ آپ کا شناختی کارڈ نہیں ہے جی ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جی اس کا کوئی راستہ وزارت داخلہ سے کہیں گے کہ نکالیں ۔

جناب چیئرمین ۔ end of Question Hour جی ایک منٹ جی آخری کیا ہے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب ایک چھوٹا سا سوال صرف ۔

جناب چیئرمین ۔ جی چھوٹا کریں ۔آپ لمبا بہت کر دیتے ہیں۔ اس لئے سوال کریں پھر information آجائے گی ۔جی فرمائیے سوال کیا ہے جی ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔چھوٹا سوال کرتے ہیں ۔ میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو گریڈ ایک سے سولہ تک وفاقی سروسز میں جو ملازمین ہیں بشمول ، نیشنل رجسٹریشن آفس

کے، کیا ان صوبوں سے نہیں لیے جائیں گے جن صوبوں میں یہ محکمے کام کر رہے ہیں کیونکہ یہ جو چھوٹے ملازمین ہیں جب ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں آتے ہیں تو سب کے لئے مسئلہ ہوتا ہے۔ وہ وہاں کام بھی نہیں کرتے ہیں پھر بھی ٹرانسفر ہو جاتی ہے ۔بلوچستان سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے ۔جناب ہمارے کوئی تین ، چار سو کے قریب ملازمین وہاں ہیں ۔وہاں کوئی ہوتا نہیں ہے اور سارے لوگ دھکے کھاتے ہیں۔ ان کو شناختی کارڈ نہیں ملتے ہیں ۔ کیا میری اس تجویز پر غور فرمائیں گے کہ ایک سے سولہ گریڈ تک انہی صوبوں سے لئے جائیں تمام وفاقی محکموں میں جو سندھ کا ہو، پنجاب کا ہو، بلوچستان کا ہو، پختونخواہ کا ہو ، وہیں سے لئے جائیں تاکہ مسئلہ حل ہو ۔

جناب چیئرمین- جی راجہ صاحب! سوال یہ ہے کہ جی ایک سے سولہ گریڈ تک کے لوگ وہیں سے لئے جائیں جہاں پر کوئی محکمے کے دفاتر ہیں ۔اسی صوبے سے لئے جائیں ۔ یہ اچھی تجویز ہے غور کرلیں۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔جی ٹھیک ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی غور کرلیں گے جی ۔ Thank you جی end of Question Hour جی ۔جی جی فرمائیے جی اکرم شاہ صاحب ۔

جناب اکرم شاہ خان ۔ جناب چیئرمین صاحب! اگر راجہ صاحب نوٹ کرلیں ۔ جناب ہمارے ہاں بہت سے نئے ڈسٹرکٹ بن گئے ہیں ۔ تقریباً آٹھ دس نئے ڈسٹرکٹ بن گئے ہیں لیکن ان اضلاع میں شناختی کارڈ کے دفاتر نہیں ہیں ۔ان لوگوں کو پھر ڈویژنل ہیڈ آفس میں یا کہیں اور جانا پڑتا ہے تو جو نئے ڈسٹرکٹ بنے ہیں وہاں پر اگر شناختی کارڈ کے دفتر بن جائیں کیونکہ کافی عرصہ یعنی تین چار سال ہو گئے ہیں نئے ڈسٹرکٹ بنے ہوئے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی اچھی تجویز ہے ،راجہ صاحب یہ بھی convey کر دیں تاکہ This can be done. جی یہ point of order پر کوئی explanation دینا چاہ رہے ہیں ۔ جی Minister for food .

میاں عبدالستار لالیکا ۔ کل یہاں جناب یہاں میرے بھائی صفدر عباسی صاحب نے ایک سوال اٹھایا تھا کہ سندھ میں ہم نے بے زمین ہاریوں کو ، بے زمین کسانوں کو جو زمین تقسیم کی ہے وہ عملی طور پر ان کو hand over نہیں کی گئی ۔جناب میں اس point کو clarify کرنا چاہتا ہوں کہ

اس وقت تک صوبہ سندھ میں 3,25000 ہزار ایکڑ زمین 40,000 خاندانوں کو عملی طور پر ان کی ملکیت دے دی گئی ہے اور قبضہ بھی دے دیا گیا ہے ۔اس کے ساتھ ان کسانوں میں سے ' جن کو ملکیت مل گئی تھی' انہوں نے اگر Agriculture Development Bank میں ٹیوب ویل لگانے کے لئے loan کے لئے کہا ہے تو ان کو وہ loans بھی ٹیوب ویل لگانے کے لئےتقسیم کئے گئے ہیں کل سارے صوبوں میں جو مجموعی طور پر کوئی چار لاکھ چھیالیس ہزار ایکڑ زمین جو ہے وہ تقریباً پچاس ہزار خاندانوں میں تقسیم کر دی ہے جن کا انہیں physically possession دے دیا گیا ہے۔ I want to clarify.

Thank you

Syed Iqbal Hider: Sir , May I say something.

جناب خالد انور۔جناب و الا ! میں ایک clarification دینا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین۔ جی جی ۔

جناب خالد انور۔ جناب والا! عرض یہ تھی کہ مجھے آج صبح احتساب بیورو سے ایک ٹیلی فون آیا تھا کہ پاکستان اخبار نے ایک اشتہار دیا ہے ۔میں نے تو نہیں دیکھا تھا تو انہوں نے وضاحت کی کہ یہ اخبار والوں نے اپنی طرف سے دیا تھا ۔ میں نے پھر سے احتساب بیورو کو ہدایت دی ہے اور جو میں نے پہلے اس ایوان میں بیان دیا تھا کہ اشتہارات کا سلسلہ ختم کیا جائے حالانکہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے اس کو مسترد کر دیا تھا ' اس offer کو مسترد کر دیا تھا لیکن مجھے خوشی ہے کہ کل کچھ زیادہ خوشگوار ماحول تھا اور ایک قانون بھی پاس ہوا ہے۔ تو میں نے احتساب بیورو کو یہی recommendation دی ہے کہ فی الحال اور اشتہار مت issue کریں اور انہوں نے confirm کیا ہے کہ وہ نہیں issue کریں گے ۔

جناب چیئرمین۔ اچھاclarificatio آچکی ہے ۔جی جناب رضا ربانی صاحبon point of order

میاں رضا ربانی ۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب ۔جی سید اقبال حیدر صاحب آپ پہلے بات کرلیں میں بعد میں کر لوں گا۔

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! میرا ایک Call Attention Notice ہے ۔

جناب چیئرمین۔ وہ Call Attention Notice مجھے بتا رہے ہیں کہ disallow ہو چکا ہے

دیکھیں جی یہ چیز آپ میرے پاس لائیں تاکہ میں اس کو دیکھ لوں it is not even on the agenda. - بھئی the Secretariat has informed the honourable Senator جی آپ کو inform کیا ہے۔ جہاں آپ چاہتے ہیں ۔ بتا دیں ۔ ایڈریس دے دیں، وہاں بھیج دیں گے۔ بھئی دیکھیں ناں If you have any complaint to that, you come to me. You discuss it with me

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! بھنڈر صاحب rightly کہتے ہیں Sir, I will come in the room.

جناب چیئرمین۔ دیکھیں ناں This is a matter of policy. کہ جی کیا کرنا ہے--- میری بات سنیں --- I would like to discuss it with you. پہلے یہ ہوتا تھا کہ بہت سارے adjournment motions آتے تھے، جب سے Point of Order شروع ہوئے ہیں ۔ ہم نے کہا کہ یہ چیز جب Point of Order پر آ جاتی ہے ۔ why to duplicate it لیکن we need to workout the system تاکہ چیزیں آئیں تو we can discuss this تو کوئی بات نہیں۔اس میں کوئی بات نہیں ۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب والا! adjournment motion کی پالیسی صحیح تھی ۔ اس میں حکومت کو نوٹس بھی ملتا تھا ۔

Mr. Chairman: I agree with you but

میرے پاس آئی ہے Leave Applications - let us discuss this میں پڑھ دوں ۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ جناب اکرم شاہ خان صاحب گزشتہ اجلاس کے دوران مورخہ 29 جنوری تا 3 فروری اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ حافظ فضل محمد نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 3 تا 5 مارچ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Let us finish this.

پوائنٹ آف آرڈر اور کس کا ہے ۔ رضا ربانی کا پوائنٹ آف آرڈر تھا ۔ جی فرمائیے میاں رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I would like to draw, through you, the attention of the House and of the entire nation that I do not know where this Government is taking us

اور باالخصوص غریب آدمی کے لئے تو میرا خیال ہے کہ زندہ رہنا مسلم لیگ کی حکومت کے اندر بالکل ناممکن ہوتا جا رہا ہے ۔جناب والا! آج یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ سویا بین اور پام آئل کی جو ڈیوٹی ہے ۔ اس کو حکومت نے بڑھا دیا ہے اور اس کے direct consequences کی وجہ سے گھی کی جو قیمت ہے وہ بھی چار روپیہ فی کلو بڑھ جائے گی۔ جناب! یہ ساری صورت حال اس لئے پیدا ہوئی کہ حکومت جو ٹیکس ڈیفالٹرز اور ٹیکس چوروں پر مبنی ہے ۔ اس نے سی بی آر کو targets دیئے تھے۔ اس کو بجٹ کے اندر پتا نہیں کتنی دفعہ revise ہوتے، ہوتے، ہوتے وہ ان re-revised, re-revised targets کو بھی اب پورا کرنے میں ناکام رہے ہیں اور چونکہ وہ targets اب پورے نہیں ہو رہے ہیں اور آئی ایم ایف کے ساتھ ان کی بات چیت ہو چکی ہے اور پرسوں ہی وزیرخزانہ صاحب کا بیان چھپا ہے کہ جی ہم تمام conditionalities جو آئی ایم ایف کی ہیں ۔ ان کو ماننے کےلئے تیار ہیں ، ہم اپنا defence بھی cut کر دیں گے جبکہ اس کے برعکس ہندوستان اپنے Defence Budget کو 11% سے بڑھا رہا ہے لیکن بہرحال وہ ایک الگ بحث ہے ، وہ کسی اور وقت پر کی جائے گی۔ لیکن جناب والا ! یہ ظلم آپ دیکھیں جو کہ غریب اور مزدور کے ساتھ ہو رہا ہے ۔ ایک طرف تو یہ حکومت مزدوروں کو چھانٹیوں کے ذریعے غیر قانونی طریقے سے نوکریوں سے نکال رہی ہے اور ان کے چولے ویسے ہی بند کئے جا رہے ہیں اور اب جب ان کو نوکریوں سے بھی نکالا جا رہا ہے تو جو basic چیزیں ہیں جیسے آٹا ہے ، آپ نے اس دن سنا کہ ANP کے دوستوں نے یہ point اٹھایا کہ فرنٹیئر میں آٹا نہیں مل رہا ، پنجاب میں بھی یہی صورتحال ہے کہ آٹا نہیں مل رہا ، جناب چیئرمین صاحب ! آٹا نہیں مل رہا اور اب گھی کی صورتحال پیدا ہو رہی ہے۔ یہ "Dawn" اخبار ہے اس میں انہوں نے دیا ہوا ہے کہ

what are the prices of 'Ghee' now. Sir I would just draw your attention, it says, the price of 16 kg Ghee tin in the market has increased by Rs. 50/= to 80/=.

50 سے 80 روپے تک prices گھی کے 16 kg کے ٹین پر بڑھ چکی ہیں۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ

ایک مزدور جو بیچارہ سوئی گیس کا ملازم ہے ، جس کو نکال دیا گیا ہے ، اس کی جو تھوڑی بہت جمع پونجی ہے ؛ اس پر اس نے گزارا کرنا ہے ، اپنے بچوں کو سکول بھیجنا ہے ، اپنے گھر کو چلانا ہے ، اگر اس کے بجٹ میں 16 kg کے ٹین پر یکدم 50/= اور 80/= روپے کا فرق آ جائے گا تو وہ کہاں جائے گا ۔ اب گھی کے بغیر تو کوئی ہانڈی بن نہیں سکتی ۔ ہاں ! اگر یہ کہیں کہ جی آپ good food diet کے طور پر پانی میں ہر ایک چیز کھائیں تو پانی بھی نہیں مل رہا ، پانی کی بھی قلت ہے۔ جناب ! یہ حکومت کی کوتاہیاں ہیں اور اسی لئے ہم نے سیشن کے شروع میں کہا تھا کہ جناب ! آپ نے جو IMF conditionalities کی مانی ہیں ان کے بارے میں آپ ہاؤس میں بحث کریں اور آپ قوم کو اعتماد میں لیں کہ وہ کیا ہیں۔

Sir just look, it is absolutely killing. Shopkeepers of various areas told that 16kg tin of "Hilal" is now available @ Rs. 780/=. Rs. 780/= compared to Rs.680/=, it is a hundred rupees اور 680/= پر مل رہا تھا اور just look at the increase sir, 780/= Look at the Ministers - دیکھیں آپ increase. So, where is the common man going, there, the only person who is attentive, he is the poor Food Minister.

جناب چیئرمین- میرے خیال میں انہوں نے جواب دینا ہے -

Mian Raza Rabbani: So, this is the situation sir. That is why we said that the conditionalities of the IMF should have been discussed. Now, the Session is going to be prorogued today, I believe.

جناب چیئرمین- جی وزیر خوراک صاحب ! آپ اس کا جواب دیں گے۔

Mian Abdus Sattar Lalika : Sir, although it doesn't relate to my Ministry

لیکن کیونکہ میں ECC کا ممبر ہوں جہاں یہ decision ہوا ہے ، لہذا میں اس کا جواب دوں گا۔ گزارش یہ ہے کہ نہ تو ہم نے یہ ڈیوٹی اپنے targets پورا کرنے کے لئے لگائی ہے اور نہ ہی ہمارے اوپر ایسا pressure ہے ۔ انٹرنیشنل مارکیٹ میں پام آئل اور سویا بین آئل کی قیمتیں بہت حد تک گر چکی ہیں ، بہت زیادہ crash کر گئی ہیں تو اس کو مدنظر رکھتے ہوئے پام آئل اور سویا بین

آئل پر جو بھی ڈیوٹی levy کی گئی ہے وہ اس حساب سے کی گئی ہے کہ جو موجودہ قیمتیں ہیں ان میں 50 پیسے کا بھی فرق نہ پڑے اور یہ بیٹھ کر، calculate کر کے یہ ڈیوٹی levy کی گئی ہے۔ یا تو یہ تھا کہ جو importers or manufacturers تھے، وہ affect جو انٹرنیشنل مارکیٹ میں آیا تھا اس کو pass on کر دیتے لیکن they did not pass on that affect in the crash, in the prices. اب یہ جو revenue receipt ہوں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ وزیر اعظم نواز شریف کی حکومت عوامی خدمت پر یقین رکھتی ہے، یہ revenues عوام کی خدمت پر خرچ کئے جائیں گے ہم کوئی نیا Convention Centre نہیں بنائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، یہ دیکھیں کہ انہوں نے کہا اور "Dawn" کی خبر ہے کہ قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب ہم انہیں بالکل نہیں بڑھنے دیں گے۔ ہم نے calculate کی ہیں، ہم نہیں بڑھنے دیں گے۔

(اس موقع پر ہاؤس میں اذان کی آواز سنائی دی)

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک point of order کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ ابھی بلوچستان میں طالبان طرز کا ایک سلسلہ شروع ہو نکلا ہے۔ حقیقتاً سب کے لئے پریشانی ہے۔ ملک کے چودہ کروڑ عوام جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں۔ ہماری لبرل سوسائٹی ہے ہم نے کبھی یہ ٹوپی والا برقعہ نہیں سنا بے مراد۔ یہ ٹوپی والا برقعہ جو ہے اب عورتوں کو یہاں تک دھمکی دی گئی ہے، میں حقائق آپ کو بتا رہا ہوں، جناب چیئرمین! یہ معزز ایوان اس پر توجہ دے کہ وہ کہتے ہیں کہ گھروں سے نہ نکلیں مارکیٹ میں نہیں جائیں۔ دفتروں میں نہ جائیں ہم حیران ہیں، ہمارے پاس تو کبھی یہ کلچر نہیں تھا۔ ہمارے بلوچستان کا کلچر ہی اور ہے ہم تو عورتوں کا ہاتھ بٹاتے ہیں گھروں میں ہر کام میں خواتین مرد مل کر گھر کا کام کرتے ہیں۔ جب سے یہ طالبان کا افغانستان میں سلسلہ چل نکلا ہے اور قندھار خاص طور پر ہمارے نزدیک ہے کوئٹہ اور قندھار آپ سمجھیں ایک ہی ہے۔ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے وہ لوگ آجاتے ہیں مسلح ہوتے ہیں اور openly, publicly دھمکیاں دیتے ہیں اب تو Cinema House بھی جلا دئیے ہیں موٹر سائیکل،

بسیں، گاڑیاں یہ سب کچھ جلا رہے ہیں کیس ہائی کورٹ میں موجود ہیں ۔ اب یہ ظلم کہ ہائی کورٹ کا بھی احترام نہیں کیا جاتا، ہائی کورٹ میں کیس موجود ہے انہوں نے کہا ہمیں خطرہ ہے۔ ان سے لوگوں کی زندگیوں کو خطرہ لاحق ہے ۔ صوبائی حکومت بے بس نظر آتی ہے۔ وفاقی حکومت اس مسئلے پر توجہ نہیں دے رہی ہم کیا سمجھیں اس کو۔ اگر ہم چاہتے ہیں پارلیمنٹ ہو، ادارے ہوں، اور جمہوری نظام ہو، جمہوری کلچر ہو تو یہ طالبان کے نام پر کیا ہو رہا ہے ۔ ایک بات اور آپ کو بتاؤں، جناب چیئرمین! جب سے یہ مذہبی جماعتیں ووٹ کے لحاظ سے دور ہوتی جا رہی ہیں ان کو ووٹ نہیں مل رہے ہیں کیونکہ لوگ اس طرح کے ماحول کے قائل نہیں جس طرح برقعہ ٹوپی اور جو شٹل کاک ہے کیونکہ پچاس فیصد آبادی ہے عورتوں کی اگر آپ اس کو ملک کے معاملات سے اس طرح دور رکھیں گے تو کیسے ووٹ دیں گی۔ یہ مذہبی جماعتیں الیکشن کے ذریعے اب آ نہیں سکتی ہیں لوگوں کو بھی یہ کہہ رہے ہیں جناب کہ ہم الیکشن میں حصہ نہیں لیں گے ۔ اس وقت بھی بلوچستان میں بلدیات کے جو الیکشن ہو رہے ہیں اس کا انہوں نے بائیکاٹ کیا ہے میں اس ہاؤس کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب چیئرمین! یہ قومی مسئلہ ہے اور آپ نے لاہور میں بھی دیکھا کہ ایک جماعت نے ڈنڈے طاقت اور ہتھیار استعمال کئے۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے اچھا point take up کیا ہے لمبا نہ کریں بات سمجھ آ رہی ہے پتے کی بات کی ہے آپ نے بڑی اچھی بات کی ہے ۔ گورنمنٹ کو اس کا نوٹس لینا چاہیے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں لمبا نہیں کر رہا ہوں ایک چھوٹی سی بات ہے کہ سندھ سے سوئی گیس کے کوئی ملازمین آگئے ہیں انہوں نے ایک memorandum بھی دیا ہے۔ بیچارے صبح صبح میرے پاس آئے ہیں کوئی بیالیس سو ملازمین لئے گئے تھے سندھ سے 1994 میں پانچ سال ان کو ہوچکے ہیں بیالیس سو میں سے نکالتے نکالتے، دھکے دیتے دیتے ہائی کورٹ سپریم کورٹ تک بھی یہ بیچارے گئے ہیں ابھی بقایا گیارہ سو میں سے بھی 525 کو نکال دیا گیا ہے۔ بلوچستان کے 550 تھے اور یہ سارے کے سارے نکال دیئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین ! آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ اب ان کے پاس میٹر ریڈنگ کے لئے بھی ملازم موجود نہیں ہے۔ سٹاف کی ضرورت ہے ۔ اب ایک لاکھ پچیس ہزار ایک trainee پر خرچ آتا ہے ۔ ان لوگوں نے امتحان دیئے، ٹیسٹ دیئے لیکن ظلم بلوچستان اور سندھ کے ساتھ روا رکھا جا

رہا ہے ۔ میں سوئی سدرن کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال ان کو کاغذات دے دیں ۔ جی وٹو صاحب اس کو دیکھ لیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ یہ ہمیں ہاؤس میں بھی یقین دہانی کرائیں۔

جناب چیئرمین۔ یقین دہانی کچھ بھی نہیں کرا سکتے ۔ آپ کی سفارش کر سکتے ہیں اور مدد کر سکتے ہیں لیکن وزیر کہہ دے کہ میں 525 کو واپس لے لوں گا وہ یہ نہیں کر سکتا۔ ان کو کاغذ دے دیں۔ جی اکرم شاہ صاحب۔

جناب اکرم شاہ صاحب۔ جناب والا! میں بات کو مختصر کروں گا ۔ گو وزیر خارجہ صاحب تشریف نہیں رکھتے ہیں لیکن مشاہد حسین صاحب تشریف فرما ہیں ۔ جناب ! پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب شہباز شریف امریکہ تشریف لے گئے ہیں۔ آج کے اخباروں میں جو بیان چھپا ہے کہ انہوں نے کسی سے سی ٹی بی ٹی کے بارے میں بات چیت کی ہے ' لکھا ہے کہ وہ IMF سے ملے یا World Bank والوں سے ملے' تو اس سے تاثر بالکل ایسے ملتا ہے جیسے وہ سربراہ مملکت کی حیثیت سے وہاں پر تشریف لے گئے ہیں۔ اب اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ وہ وزیر اعظم صاحب کے نمائندے کی حیثیت سے وہاں پر گئے ہیں ۔ اگر وہ وزیر اعظم کی نمائندگی کرتے تو پھر تو اعتراض والی بات نہیں تھی لیکن وہاں پر جو انہوں نے ملاقاتیں کی ہیں اور جو issue وہاں پر اٹھائے ہیں مثلاً سی ٹی بی ٹی ہے اور IMF and World Bank وغیرہ اور اس طرح کی چیزیں ہیں ' یہ باتیں ایک صوبے سے متعلق نہیں ہیں ۔ گو کہ ہم کہتے ہیں کہ federating units کو یہ اختیارات ہوں کہ وہ اپنے تجارتی معاہدے کریں ' بہت سے ایسے مسائل ہیں جو وہ خود جا کر اپنے طور پر طے کریں لیکن یہاں پر صرف ایک federating unit پنجاب کو یعنی پنجاب کے وزیر اعلیٰ کو ایک سربراہ مملکت کے اختیارات دیئے جا رہے ہیں۔جناب والا! یہ تشویشناک بات ہے کہ وہ کسی کے نمائندے بھی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی مشاہد حسین صاحب Would you comment on that?

جناب مشاہد حسین سید۔ جناب والا! شہباز شریف کا دورہ ورلڈ بنک کی invitation پر ہے ۔ ورلڈ بنک کا ایک development week ہوتا ہے جس میں تیسری دنیا کے مختلف ممالک ہیں اور جن صوبوں کے بارے میں وہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے بڑی ترقی کی ہے ان کو بلایا ہے ۔ انہوں نے South Asia سے وزراء اعلیٰ کو بلایا ہے ' آندھرا پردیش کے چندرا نائیڈو بابو جو ٹیکنالوجی

میں بڑا کام کر رہے ہیں اور پنجاب سے میاں شہباز شریف کو بلایا ہے - میاں شہباز شریف نے ایک good governance پر لیکچر دیا تھا - اس حوالے سے میرے خیال میں پاکستان کے لئے یہ positive بات ہے اور سارے صوبے federation کا حصہ ہیں - ویسے کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب والا! آپ کو یاد ہوگا 1974 کی بات ہے ' ذوالفقار علی بھٹو نے مصطفی کھر کو جب وہ چیف منسٹر پنجاب تھے اپنے special envoy کی حیثیت سے امریکہ بھیجا تھا - اسی طرح لیاقت جتوئی صاحب ستمبر 1997 میں جب چیف منسٹر سندھ تھے on behalf of the Prime Minister واشنگٹن گئے تھے to take part in the Golden Jubilee Celebration اور ان کے ذوالفقار علی مگسی صاحب بھی جاتے رہے ہیں ' لہٰذا یہ کوئی خطرے کی بات نہیں ہے۔ صوبے پاکستان کی فیڈریشن کا حصہ ہیں ' اس میں وہ role play کر رہے ہیں۔ ایسا کوئی extraordinary role نہیں ہے جس طرف شاہ صاحب کا اشارہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ ٹھیک ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ انہیں ورلڈ بنک نے بلایا ہے اور جب اس طرح بلایا جاتا ہے تو ایسے مسئلے تو discuss ہو جاتے ہیں لیکن فیصلہ تو وہی کرتا ہے جو اس چیز کا مجاز ہوتا ہے - جی عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا! میں سوئی گیس کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں - اس کے متعلق پہلے بھی مسئلہ اٹھا تھا ' ویسے تو مجھے چوہدری نثار صاحب سے گلہ نہیں ہے کیوں کہ وہ ہمیشہ کافی particular رہے ہیں لیکن اس دن انہوں نے promise کیا کہ جی میں سوئی گیس کے ملازمین کے بارے میں ساری معلومات سینٹ سیکرٹریٹ کو پہنچاؤں گا لیکن میری اطلاع کے مطابق انہوں نے یہ information سینٹ کو نہیں پہنچائی ہے اور نہ ہی اس پورے ہفتے کے دوران انہوں نے اس کے متعلق اس ہاؤس کو inform کیا ہے۔

جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ یہ بات پہلے ہی ان کے knowledge میں ہے ' جناب آپ ان سے اس کے متعلق پوچھ لیں کہ انہوں نے اس پر کتنا عمل درآمد کیا ہے۔

Mr. Chairman: Yes, which Minister is going to answer on behalf of Chaudhry Nisar Ali Khan.

Mr. Mushahid Hussain Syed: Sir, of course, Chaudhry Nisar

Ali Khan is a very active Minister, if he has given a promise, he will keep his words.

Mr. Chairman: Yes, Mustafa Kamal Rizvi.

جناب مصطفیٰ کمال رضوی: جناب عالی! بہت بہت شکریہ۔ جناب آپ کے علم میں ایک بات لانا چاہ رہا ہوں کہ میں نے ۲ مارچ کو ایک سوال پوچھا تھا جو فارن آفس سے متعلق تھا، سرتاج صاحب یہاں موجود نہیں ہیں، سوال یہ تھا کہ نومبر ۱۹۹۸ میں ۲۲ ایکس کیڈر آفیشلز کو ڈپلومیٹک پاسپورٹ جاری کئے گئے ہیں۔

Mr. Chairman: That was denied.

جناب مصطفیٰ کمال رضوی: جناب عالی! بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ اس میں deny تو کیا گیا تھا۔ میرے پاس باقاعدہ لسٹ موجود ہے جس میں ان لوگوں کے نام لکھے ہوئے ہیں جن ۲۲ آفیشلز کو پاسپورٹ جاری کئے گئے ہیں۔

Mr. Chairman: I think, it is better that you take up this issue when Sartaj Aziz Sahib is here.

جناب مصطفیٰ کمال رضوی: جناب بہت بہت شکریہ۔ تو میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ انکوائری کے لئے چوہدری شجاعت حسین صاحب نے دوبارہ آرڈر کئے ہوئے ہیں۔ وہ کچھ کلیریکل سٹاف کو suspend کر رہے ہیں۔ میری اس وقت درخواست یہ ہے کہ کلیریکل سٹاف میں سے جن کے suspension order کر دیئے گئے ہیں ان کو kindly hold کر لیا جائے جب تک انکوائری complete نہیں ہوتی۔

Mr. Chairman: You can't take up these issues in Senate کہ disciplinary کارروائی hold کر دیں۔ Let him take whatever کارروائی they want to doand let him go to court. You know, this is not a tradition. You should never use the Houses to benefit individual. I don't agree with that کہ جی آپ کے پاس کوئی آدمی آ جائے گا۔ بھئی disciplinary کارروائی ہوئی ہے، اگر he is not guilty, he will get away. Why

you should use the power of the House, the authority of the House to protect an individual.

جناب مصطفیٰ کمال رضوی، جناب انکوائری بھی ہو رہی ہے۔

Mr. Chairman: No, no, I am sorry, this is not right. O.K., the prorogation order.

"In exercise of powers conferred by Clause (1) of Article 54 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on Friday, 5th March, 1999.

Sd/-

(Muhammad Rafique Tarar)

President

Now, since I have received a requisition, I am summoning the House on Monday at 5.00 p.m. on requisition.

(The House was then prorogued sine die)